بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح اردو

متن الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مع اردو ترجمہ وضروری فوائد

مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی

ناشر

قدیمی کتب خانہ ۔ مقابل آرام باغ ۔ کراچی

حقوقِ طبع بحقِ قدیمی کتب خانہ محفوظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح اردو

متن الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مع اردو ترجمہ وضروری فوائد

مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی

مدرس دارالعلوم کراچی

ناشر

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مقدمۂ مترجم	۳	پانچویں بحر: کامل	۲۶
علم عروض کی تعریف	۳	چھٹی بحر: ہزج	۲۹
شعر اور اس کی اقسام	۳	ساتویں بحر: رجز	۲۹
علامہ خلیل کے حالات	۶	آٹھویں بحر: رمل	۳۱
علم عروض میں مؤلفات	۸	نویں بحر: سریع	۳۳
فائدہ عظیمہ:	۹	دسویں بحر: منسرح	۳۵
بحروں کے دائرے	۹	گیارھویں بحر: خفیف	۳۶
پہلا[۱] علم:	۳	بارھویں بحر: مضارع	۳۹
علم عروض	۳	تیرھویں بحر: مقتضب	۳۹
مقدمہ: ضروری باتیں	۱۳	چودھویں بحر: مجتث	۴۰
تقطیع کے حروف	۱۳	پندرھویں بحر: متقارب	۴۰
پہلا باب:		سولھویں بحر: متدارک	۴۲
زحاف اور علتوں کے القاب	۱۵	خاتمہ: اشعار کے القاب وغیرہ کا بیان	۴۵
دوسرا باب:		دوسرا[۲] علم: علم[۱] قافیہ	۴۹
بحروں کے نام اور عروض و ضربوں کا بیان	۱۹	قافیہ[۲] کے حروف کی چھ اقسام	۵۰
پہلی بحر: طویل	۱۹	قافیہ[۳] کی حرکات اور اس کی چھ[۶] اقسام	۵۴
دوسری بحر: مدید	۲۰	قافیہ[۴] کی انواع۔ نو قسمیں	۵۵
تیسری بحر: بسیط	۲۲	قافیہ[۵] کے عیوب کا بیان	۵۹
چوتھی بحر: وافر	۲۴		

مقدّمہ

علم عروض کی تعریف وہ علم جس میں شعر کے اوزان اور اس میں ہونے والے تصرف سے بحث کی جائے۔

وجہ تسمیہ:- اس علم کی متعدد وجہ تسمیہ ذکر کی گئی ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ یہ علم دوسرے علوم کی بنسبت ایک طرف میں ہے اور عروض کے معنی بمعنیٰ طرف کے ہیں اس لئے اسے علم عروض کہتے ہیں۔

۲۔ یہ علم وزن نکالنے کے اعتبار سے مشکل ہے اور عروض مشکل راستہ کو کہتے ہیں اس لئے اس علم کو عروض کہتے ہیں۔

۳۔ عروض اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کوئی دوسری چیز پیش کی جائے اور اس علم کے اوزان پر بھی شعر پیش کیا جاتا ہے اس لئے اس علم کو بھی عروض کہتے ہیں۔

۴۔ عروض مکہ مکرمہ کا ایک نام ہے اور علامہ خلیلؒ نے اس فن کو مکہ مکرمہ میں وضع کیا تو برکت کے لئے مکّہ کے نام پر اس علم کا نام رکھا، آخری دو وجہیں زیادہ قرین صواب ہیں۔

غرض وغایت:- شعر کی غیر شعر سے تمیز کرنا اور صحیح وغیر صحیح شعر کو پہچاننا۔

موضوع:- عربی اشعار اس اعتبار سے کہ وہ مخصوص اوزان کے ساتھ موزون ہیں۔

شعر ایسا کلام جس میں وزن اور قافیہ کا قصد کیا جائے جو کلام خاص وزن کے ساتھ نہ ہو وہ شعر نہیں ہوتا خواہ اس میں قافیہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی کلام اتفاقاً خاص وزن کے موافق ہو جائے تو وہ بھی شعر نہیں ہوتا اور جس موزون کلام میں قافیہ نہ ہو تو وہ بھی شعر نہیں کہلاتا۔

قرآن مجید کی بعض آیات اگرچہ مخصوص اوزان کے موافق ہیں لیکن وہ شعر نہیں ہیں۔

کیونکہ قرآن اشعار سے اعلیٰ کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے شعر ہونے کی خود نفی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (اور ہم نے آپ کو شعر نہیں سکھایا اور نہ وہ آپ کے مناسب ہے)

بعض آیات کے کلام موزون ہونے کے باوجود ان کے شعر نہ ہونے کی متعدد وجوہات علمار نے بیان کی ہیں ان میں سے دو جواب زیادہ اچھے ہیں۔

پہلا جواب جو کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن میں وزن بالذات مقصود نہیں ہے۔

دوسرا جواب جو کہ مولیٰ صہبائی نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کی جو آیات موزون ہیں وہ شعر کے قصد سے موزون نہیں ہیں بلکہ مطلق قصد سے موزون ہیں۔

شعر اور بیت میں فرق

اس فرق کے بیان میں علمار فن کی مختلف آرار ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ بیت اور شعر مفہوم کے اعتبار سے ایک ہیں۔ جو بھی بیت ہے اسے شعر کہہ سکتے ہیں۔ ایک مصرعہ کو شعر نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح شعر کا ایک مفہوم کلّی ہوتا ہے جبکہ بیت کا مفہوم فردی ہوتا ہے۔

رجز کی حقیقت

ظاہر کے اعتبار سے رجز بھی شعر کی ایک قسم ہے لیکن کچھ احکام میں فرق ہونے کی وجہ سے اسے شعر نہیں کہتے۔

اخفش کے قول کے مطابق رجز، اشعار کی بحروں میں سے نہیں ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بھی اسے ترجیح دی ہے اسی لئے رجز کہنے والا راجز کہلاتا ہے، شاعر نہیں کہلاتا، نیز زمانہ جاہلیت میں مجالس میں اشعار کے بعد رجز پڑھے جاتے تھے۔ اردو میں اسے "فقرہ بندی" یا "تک بندی" کہتے ہیں۔

شعر کی اقسام

قصیدہ: یہ اشعار کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس میں شاعر ایک خاص مضمون بیان کرتا ہے شروع کے اشعار میں عورتوں کی تعریف اور ان کا سراپا وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ اشعار

پڑھنے کی رغبت ہو۔ عورتوں سے متعلق اشعار کو تشبیب کہتے ہیں۔ قصیدہ میں کم از کم آٹھ شعر ہونا ضروری ہیں۔

غزل:۔ یہ اشعار کی ایک اہم قسم ہے۔ اس کے لغوی معنی "عورتوں سے بات کرنا" ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ اشعار جس میں محبوب، اس کا حلیہ، قد و قامت وغیرہ، شراب اور پیالہ وغیرہ کا ذکر ہو۔

غزل میں کم از کم تین شعر ہونے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ گیارہ شعر۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ پچیس ہونے چاہئیں۔ غزل کا پہلا شعر مصرع ہونا چاہیئے یعنی عروض و ضرب کا وزن برابر ہو۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا حسن مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلص ذکر کرتا ہے۔

قدیم عرب میں غزل مستقل موضوع نہیں تھی بلکہ قصیدہ کے تشبیب کے اشعار غزل کی نظیر ہیں لیکن متاخرین عرب میں یہ ایک مستقل فن اختیار کر چکی ہے۔

مثنوی:۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے یہ بھی قصیدہ کی طرح طویل ہوتی ہے اور کسی ایک موضوع کو بیان کرتی ہے لیکن اس میں ہر شعر کا مستقل اعتبار ہوتا ہے اور ہر شعر کے دونوں مصرعہ کے آخری جزو میں قافیہ کا ہونا ضروری ہے جبکہ قصیدہ میں یہ ضروری نہیں ہے مثنوی کے سات اوزان ہیں۔

رباعی:۔ یہ بھی فارسیوں کی ایجاد ہے۔ اسے "دوبیت" "ترانہ" اور "چار مصراع" بھی کہتے ہیں۔ رباعی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں چار مصرعہ ہوتے ہیں۔ رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ کا قافیہ ایک ہونا چاہئے اور تیسرے مصرع میں اختیار ہے کہ اس میں بھی وہی قافیہ ہو یا اس کا التزام نہ کیا جائے۔

تخمیس:۔ کسی شعر کے پہلے مصرعہ کے ساتھ تین مصرعہ کا اسی مصرعہ کے قافیہ کے ساتھ اضافہ کیا جائے اور شعر کے دوسرے مصرعہ کو پانچواں مصرعہ بنایا جائے اس طرح پانچ مصرعہ حاصل ہوں گے یہی تخمیس ہے۔

تشطیر:۔ ایک شعر یا کئی اشعار کے ہر مصرعہ کے ساتھ ایک ایک مصرعہ کا اضافہ

کیا جاتے۔
تخلص:۔ شعراء اکثر اپنے ناموں کے علاوہ ایک خاص نام مقرر کر لیتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ قصیدہ یا غزل وغیرہ کے آخری شعر میں اپنا ذکر اسی خاص نام سے کرتے ہیں۔ جیسے سعدی، جامی، ذوق، غالب وغیرہ۔
نوٹ:۔ اس کتاب کے اشعار کا ترجمہ اور بعض مقامات کی شرح علامہ دمنہوری کی المختصر الشافی کی مدد سے کی گئی ہے۔

علّامہ خلیل کے حالات

نام و کنیت:۔ ابو عبد الرحمٰن کنیت اور خلیل نام ہے۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے کہ ابو عبد الرحمٰن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم الفراہیدی۔ فراہید قبیلہ کی طرف نسبت ہے جو کہ ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔
پیدائش و وفات:۔ علامہ خلیلؒ کی پیدائش ۱۰۰ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۱۷۰ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ بعض نے ۱۷۵ھ بھی ذکر کی ہے۔
علم و فضل:۔ علامہ اپنے وقت کے امام فن اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے ان کو بہت سے علوم میں اعلیٰ دسترس حاصل تھی خاص طور پر ادب اور لغت میں تو امام تسلیم کئے جاتے تھے۔ علامہ کو آوازوں کے اتار چڑھاؤ زیر و بم اور ان کی نغمگی سے کافی واقفیت تھی۔ نیز ان کی حس بھی بہت تیز تھی۔
مرزبانی نے کتاب المقتبس میں ان کی سرعت حس و ذکاء سے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے:۔
ان کے زمانہ میں ایک شخص آنکھوں کی بیماریوں کی دوا بنا کر دیا کرتا تھا۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کو اس دوا کی ضرورت محسوس ہوئی اور کوئی نسخہ بھی نہیں ملا جس کے ذریعہ وہ دوا بنا سکیں۔ علامہ خلیلؒ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے پوچھا کیا وہ برتن ہے جس میں وہ دوائیں بناتا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ ایک برتن ہے جس میں وہ دوا کے اجزا جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ برتن لاؤ جب وہ برتن لایا گیا تو آپ نے سونگھ کر

ایک ایک عنصر بتانا شروع کیا اور سولہ عناصر بتائے پھر ان سب کو جمع کر کے ان کی دوا بنائی۔ اور آنکھوں میں استعمال کی گئی تو شفا حاصل ہوئی بعد میں اس طبیب کے گھر سے اس کا نسخہ ملا۔ تو اس میں کل سترہ عناصر تھے۔ گویا علامہ صرف ایک عنصر کا ادراک نہ کر سکے۔

علم عروض کی ایجاد کا واقعہ

علامہؒ نے مکہ مکرمہ میں یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور وہ علم لوگ مجھ ہی سے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور جب وہ حج سے واپس آئے تو ان پر اس علم کے دروازے کھل گئے۔ اس کی ابتدا کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے کہ وہ دھوبیوں کے محلہ سے گذر رہے تھے اور کپڑوں کو کوٹنے سے آواز کا ایک تسلسل قائم تھا۔ علامہ کو آواز کے اتار اور چڑھاؤ کی کافی معرفت تھی اور ان کی حس بہت تیز تھی لہذا انہوں نے ان آوازوں سے اس علم کو اختراع کیا۔

علامہ کو جب اللہ پاک نے یہ علم عطا فرمایا تو وہ اکثر اشعار کے اوزان نکالنے میں مشغول رہتے تھے ایک دفعہ اسی حالت میں ان کے پاس ان کا لڑکا آیا تو اپنے والد کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور باہر جا کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرا باپ مجنون ہو گیا ہے لوگ اندر داخل ہوئے اور ان کے بیٹے نے جو کہا تھا وہ انہیں بتلایا کہ آپ کا بیٹا آپ کو مجنون کہہ رہا ہے تو آپ نے اس موقع پر دو شعر کہے۔ ؎

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ ۔۔۔ أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ ۔۔۔ وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

اگر تو اس چیز کو جان لیتا جو میں کہہ رہا ہوں، تو مجھے معذور سمجھتا یا تو نے جو کہا میں اسے جان لیتا تو تجھے ملامت کرتا۔ لیکن تو میرے کلام سے ناواقف ہے تو تو نے مجھے ملامت کی اور میں جانتا ہوں کہ تو (میرے کلام سے) ناواقف ہے لہذا میں نے تجھے معذور سمجھا۔"

علامہ کی مؤلفات

علامہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔
(۱) کتاب العروض۔ (۲) کتاب الشواہد۔ (۳) کتاب النقط والشکل

۹ کتاب النغم، ۵ کتاب العوامل، ۱۰ کتاب العین، وغیرہ۔

آپ کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے شاگردوں میں علامہ سیبویہؒ بھی ہیں، جو کہ فن نحو کے امام ہیں۔

علم عروض میں مؤلفات

اس علم وفن کو علماء ادب نے بہت اہمیت دی ہے اور اس پر عربی و دیگر زبانوں میں مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ چونکہ یہ ایک فن ہے جو کسی زبان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر وہ زبان جس میں اشعار ہیں ان میں یہ فن بھی موجود ہے اور ہر زبان کے اوزان اور بحور، کی تعداد میں فرق ہے۔

محیط الدائرہ کے مقدمہ میں مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازی مدظلہ نے اس فن کی انسٹھ متون، حواشی و شروح کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے دو کتابیں داخلِ درسِ نظامی ہیں ۱ محیط الدائرہ، ۲ متن الکافی۔

"محیط الدائرہ"، ایک امریکی فاضل کرنیلیوس فان ڈائک (Cornelius Van Dyck) کی تالیف ہے اس پر مولانا موسیٰ روحانی بازی کا حاشیہ اور مفصل مقدمہ ہے۔

"متن الکافی" ایک مسلمان عالم کی تصنیف ہے۔ ان کا نام احمد، کنیت ابوالعباس اور لقب شہاب الدین ہے۔ پورا نام اس طرح ہے۔ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن عباد بن شعیب القنائی ثم القاہری ہے۔ مسلکاً شافعی ہیں اور خواص ان کا عُرف ہے ان کی وفات ۸۵۸ھ میں ہوئی۔

ان کی تصانیف میں متن الکافی کے علاوہ نیل المقصد الامجد فی من اسمہ احمد ہے۔

متن الکافی اس فن میں مختصر، مفید اور مقبول رسالہ ہے۔ علامہ دمنہوریؒ نے اس کے دو حاشیے تصنیف کئے ہیں۔ ان میں سے ایک کبریٰ اور دوسرا صغریٰ ہے صغریٰ کا نام المختصر الشافی ہے یہ بھی جامع اور مفید حاشیہ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا محمد موسیٰ خان صاحب روحانی بازی نے اس کی مفصل شرح لکھی ہے جس کا نام وافی ہے۔ اس میں حضرت نے عربی، فارسی اور اردو عروض کے متعلق مسائل بھی ذکر کئے ہیں۔

فائدہ عظیمہ

عُلمار فن نے تمام بحروں سے متعلق کچھ دائرے مقرر کئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا مختصر بیان کرتے ہیں۔

یہ کل پانچ دائرے ہیں، جن میں بحر کے اصلی اجزار کا اعتبار کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلا دائرہ مختلف ہے یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ طویل، ۲۔ مدید، ۳۔ بسیط،

دوسرا دائرہ مؤتلف ہے۔ اس میں تین سباعی بحریں ہیں۔ جن میں سے دو مستعمل اور ایک مہمل ہے تینوں کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ وافر، ۲۔ کامل، ۳۔ مہمل، جس کا وزن فاعلاتک فاعلاتک دوبار ہے

تیسرا دائرہ مجتلب ہے۔ یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ ہزج، ۲۔ رجز، ۳۔ رمل،

چوتھا دائرہ مشتبہ ہے۔ یہ نو بحروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چھ مستعمل اور تین غیر مستعمل ہیں۔ ۱۔ سریع، ۲۔ منسرح، ۳۔ خفیف، ۴۔ مضارع، ۵۔ مقتضب، ۶۔ مجتث، ۷۔ مقتضب، اس کا وزن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن دوبار ہے۔ ایرانی اسے جدید کہتے ہیں۔

۸۔ منسرد۔ اس کا وزن مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دوبار ہے۔ ایرانی اسے قریب کہتے ہیں۔

۹۔ مطرد۔ اس کا وزن فاع لاتن، مفاعیلن مفاعیلن دوبار ہے۔ ایرانی اسے مشاکل کہتے ہیں۔

پانچواں دائرہ متفق ہے اس میں دو بحر متقارب اور متدارک ہیں، بحر متدارک کو خلیل نے ذکر نہیں کیا بلکہ بعد کے علمار نے اسے نکالا ہے۔

۱۔ دائرہ مختلف

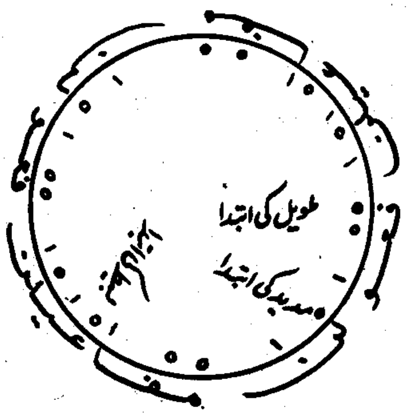

طویل کا وزن : ——— فعولن ، مفاعیلن ، فعولن ، مفاعیلن؛ دوبار

مدید کا وزن : ——— فاعلاتن ، فاعلن ، فاعلاتن ، فاعلن ، دوبار

بسیط کا وزن : ——— مستفعلن ، فاعلن ، مستفعلن ، فاعلن ، دوبار

نوٹ : دائرہ میں چھوٹا دائرہ متحرک حرف کی اور لکیر ساکن حرف کی نمائندگی کر رہی ہے۔

۲۔ دائرہ مؤتلف

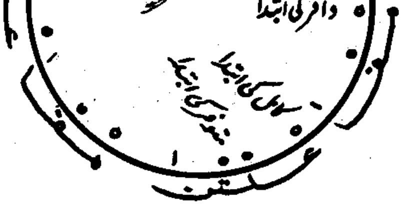

وافر کا وزن : ——— مفاعلتن ، مفاعلتن ، مفاعلتن ، دوبار

کامل کا وزن : ——— متفاعلن ، متفاعلن ، متفاعلن دوبار

متوفر کا وزن : ——— فاعلاتک ، فاعلاتک ، فاعلاتک ، دوبار

۳۔ دائرہ مجتلب

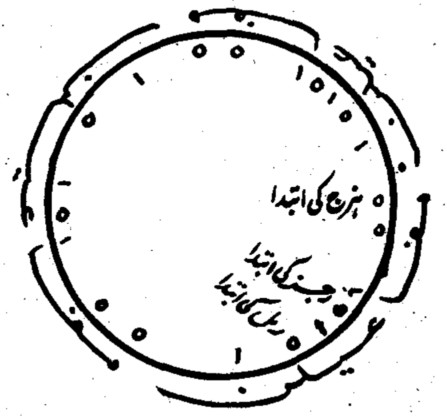

ہزج کا وزن ——— مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلن ، دوبار

رجز کا وزن ——— مستفعلن ، مستفعلن ، مستفعلن دوبار

رمل کا وزن ——— فاعلاتن ، فاعلاتن ، فاعلاتن دوبار

۴۔ دائرہ مشتبہ

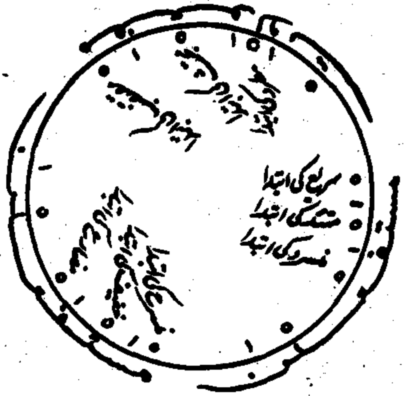

سریع کا وزن ——— مستفعلن ، مستفعلن ، مفعولات دوبار

منسرح کا وزن ——— مستفعلن ، مفعولات ، مستفعلن دوبار

خفیف کا وزن ——— فاعلاتن ، مستفع لن ، فاعلاتن دوبار

مضارع کا وزن ——— مفاعیلن ، فاع لاتن ، مفاعیلن دوبار

مقتضب کا وزن ——— مفعولات، مستفعلن، مستفعلن دوبار

مجتث کا وزن ——— مستفع لن، فاعلاتن، فاعلاتن، دوبار

متئد کا وزن ——— فاعلاتن، فاعلاتن، مستفع لن دوبار

منسرد کا وزن ——— مفاعیلن، مفاعیلن، فاع لاتن دوبار

مطرد کا وزن ——— فاع لاتن، مفاعیلن، مفاعیلن دوبار

۵ دائرہ متفق

متقارب کا وزن ——— فعولن، فعولن، فعولن، فعولن دوبار

متدارک کا وزن ——— فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن دوبار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْإِنْعَامِ وَالشُّكْرُ لَهٗ عَلَى الْإِلْهَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ السَّادَةِ الْاَعْلَامِ، وَبَعْدُ: فَهٰذَا تَالِيْفٌ كَافٍ فِيْ عِلْمَيِ الْعَرُوْضِ وَالْقَوَافِيْ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَعَلَيْهِ التَّوَكُّلُ، اَلْاَوَّلُ فِيْهِ مُقَدَّمَةٌ وَبَابَانِ وَخَاتِمَةٌ

فَالْمُقَدَّمَةُ فِيْ اَشْيَاءَ لَا بُدَّ مِنْهَا، اَحْرُفُ التَّقْطِيْعِ الَّتِيْ تَتَاَلَّفُ مِنْهَا الْاَجْزَاءُ عَشَرَةٌ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "لَمَعَتْ سُيُوْفُنَا"

اللہ تعالیٰ کے انعامات کے سبب تمام تعریفیں اسی کے لئے ثابت ہیں اور خیر کے الہام کے سبب اسی کے لئے شکر واجب ہے۔ درود و سلام ہو ہمارے سردار محمد پر جو تمام مخلوق میں بہترین فرد ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر جو بزرگی میں پہاڑوں کی طرح ہیں۔

امابعد: عروض و قافیہ[1] کے دونوں علوم میں کفایت کرنے والی یہ تالیف ہے۔ اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر توکل کیا جاتا ہے۔

پہلا علم۔ علم عروض:۔ اس کے بیان میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے

مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے کہ جن کا جاننا ضروری ہے

(۱) تقطیع[2] کے حروف: جن سے اجزاء[3] مرکب ہوتے ہیں، دس ہیں۔ لؔ، مؔ، عؔ، تؔ، سؔ، یؔ، وؔ، فؔ، نؔ، اور الفؔ۔ ان کا مجموعہ یہ قول ہے لَمَعَتْ سُيُوْفُنَا

---

[1] علم عروض کی تعریف پہلے کی جا چکی ہے۔ اور قافیہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ شعر کے آخر کا حال، حرکت، سکون، لزوم، جواز، فصیح و قبیح کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کا موضوع ہے شعر کا آخری جز عوارض کے اعتبار سے۔ اس کا واضع مہلہل بن ربیعہ ہے۔ اور اس کا فائدہ قافیہ میں غلطی سے بچنا ہے۔

[2] تقطیع کے لغوی معنی کاٹنا۔ یہاں یہ مراد ہے کہ شعر کے ٹکڑے کر کے انہیں بحر کے اجزاء کے مطابق کرنا

[3] بحر کے اجزاء یعنی جن سے مل کر بحر بنتی ہے جیسے فَعُوْلُنْ۔ مَفَاعِيْلُنْ۔ اجزاء جن سے مل کر

فَالسَّاكِنُ مَا عَرَا عَنِ الْحَرَكَةِ وَالْمُتَحَرِّكُ مَا لَمْ يَعْرِ عَنْهَا، فَمُتَحَرِّكٌ بَعْدَهُ سَاكِنٌ سَبَبٌ خَفِيفٌ كَقَدْ، وَمُتَحَرِّكَانِ سَبَبٌ ثَقِيلٌ كَبِكَ، وَمُتَحَرِّكَانِ بَعْدَهُمَا سَاكِنٌ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ كَبِكُمْ، وَمُتَحَرِّكَانِ بَيْنَهُمَا سَاكِنٌ وَتَدٌ مَفْرُوقٌ كَقَامَ، وَثَلَاثٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ صُغْرٰى كَفَعَلَتْ، وَأَرْبَعٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كُبْرٰى كَفَعَلَتُنْ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ" لَمْ أَرَ عَلٰى ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَةً" وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ التَّفَاعِيلُ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفْظًا عَشَرَةٌ حُكْمًا اِثْنَانِ خُمَاسِيَانِ وَثَمَانِيَةٌ سُبَاعِيَةٌ. اَلْأُصُوْلُ مِنْهَا، فَعُوْلُنْ مَفَاعِيْلُنْ

اس علم میں ساکن وہ حرف ہے جو حرکت یعنی زبر، زیر اور پیش سے خالی ہو۔ اور متحرک وہ حرف ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو

(۲) دو حرفی لفظ (۔ جس میں متحرک کے بعد ساکن ہو، سبب خفیف ہے جیسے قَدْ

(۳) وہ دو حرفی لفظ جس میں دونوں حرف متحرک ہوں، سبب ثقیل ہے جیسے بِكَ

(۴) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد ایک ساکن ہو، وتد مجموع ہے جیسے بِكُمْ.

(۵) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے درمیان ایک ساکن ہو، وتد مفروق ہے جیسے قَامَ

(۶) وہ چار حرفی لفظ جس میں تین متحرک کے بعد ایک ساکن ہو۔ فاصلہ صغریٰ ہے جیسے فَعَلَتْ

(۷) وہ پانچ حرفی لفظ جس کے آخر میں ساکن ہو۔ فاصلہ کبریٰ ہے جیسے فَعَلَتُنْ.

یہ جملہ چھ اقسام اس قول میں جمع ہیں۔ لَمْ أَرَ عَلٰى ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَةً (میں نے پہاڑ کی پشت پر کوئی مچھلی نہیں دیکھی) انہیں سے بحر کے اجزار مرکب ہوتے ہیں۔ یہ اجزار لفظوں میں آٹھ ہیں اور حکم میں دس ہیں (کیونکہ دو اجزار مُسْتَفْعِلُنْ وَفَاعِلَاتُنْ کی دو حالتیں ہیں) ان میں سے دو اجزار پانچ حرفی اور آٹھ اجزار سات حرفی ہیں۔ ان اجزار میں سے اصول (یعنی جس کے شروع میں وتد ہو) چار ہیں۔ فَعُوْلُنْ، مَفَاعِيْلُنْ، مَفَاعِلَتُنْ اور فَاعِ لَاتُنْ جو کہ بحر مضارع میں وتد مفروق سے شروع ہوتا ہے۔ اور فروع چھ ہیں فَاعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ،

بنتے ہیں انہیں سبب، وتد، اور فاصلہ کہتے ہیں۔ اجزار کو تفاعیل اور تقطیع کو تفعیل بھی کہتے ہیں۔

مَفَاعِلَتُنْ فَاعِ لَاتُنْ ذُو الْوَتَدِ الْمَفْرُوْقِ فِي الْمُضَارِعِ ۔ وَالْفُرُوْعُ، فَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ مُتَفَاعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ، مُسْتَفْعِ لُنْ ذُو الْوَتَدِ الْمَفْرُوْقِ فِي الْخَفِيْفِ وَالْمُجْتَثِّ ۔ وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ الْبُحُوْرُ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَلْقَابِ الزِّحَافِ وَالْعِلَلِ

اَلزِّحَافُ تَغْيِيْرٌ مُخْتَصٌّ بِثَوَانِي الْاَسْبَابِ مُطْلَقًا بِلَا لُزُوْمٍ، وَلَا يَدْخُلُ

فَاعِلَاتُنْ، مُتَفَاعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ اور مُسْتَفْعِ لُنْ جو کہ بحر خفیف اور مجتث میں وتد مفروق کے ساتھ ہیں۔ انہی اجزاء سے بحر[لہ] مرکب ہوتی ہے۔

پہلا باب زحاف[سہ] اور علتوں کے القاب کے بیان میں

زحاف، جزء میں وہ تغیر و تبدیلی ہے جو جزء کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص ہے خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل، حشو[سہ] میں واقع ہو یا غیر حشو میں، نیز یہ تغیر لازمی[سمہ] نہیں

تقطیع میں کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش اور تنوین کو سبب خفیف مانتے ہیں۔ یعنی ایک متحرک اور ایک ساکن۔

[لہ] بحر شعر کے وزن کو کہتے ہیں۔ اس کی سولہ قسمیں ہیں جن کی تفصیل انشاء اللہ آگے آرہی ہے۔

[سہ] اجزاء میں بسا اوقات ضرورت شعری کی وجہ سے کسی حرف کو حذف کرکے یا ساکن کرکے یا کسی حرف کا اضافہ کرکے تبدیلی کی جاتی ہے۔ یہ تبدیلی اگر سبب میں ہو تو اسے زحاف اور اگر وتد میں ہو تو اسے علت کہتے ہیں۔

[سہ] ہر شعر میں دو حصے ہوتے ہیں۔ ہر حصہ مصرعہ کہلاتا ہے۔ پہلے مصرعہ کو صدر اور دوسرے مصرعہ کو عجز کہتے ہیں۔ صدر کے آخری جزء کو عروض اور عجز کے آخری جزء کو ضرب کہتے ہیں عروض و ضرب کے علاوہ باقی اجزاء حشو کہلاتے ہیں۔

[سمہ] یعنی اگر ایک شعر میں زحاف ہوا ہے تو اسی قصیدہ کے دوسرے شعر میں زحاف ہونا ضروری نہیں ہے جبکہ اگر پہلے شعر میں علت واقع ہوئی ہے تو پورے قصیدہ میں اس علت کا باقی رہنا ضروری ہے۔

الْأَوَّلَ وَالثَّالِثَ وَالسَّادِسَ مِنَ الْجُزْءِ. فَالْمُفْرَدُ ثَمَانِيَةٌ: اَلْخَبْنُ حَذْفُ ثَانِي الْجُزْءِ سَاكِنًا، وَالْإِضْمَارُ إِسْكَانُهُ مُتَحَرِّكًا، وَالْوَقْصُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا، وَالطَّيُّ حَذْفُ رَابِعِهِ سَاكِنًا وَالْقَبْضُ حَذْفُ خَامِسِهِ سَاكِنًا، وَالْعَصْبُ إِسْكَانُهُ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا، وَالْكَفُّ حَذْفُ سَابِعِهِ سَاكِنًا، وَالْمُزْدَوِجُ أَرْبَعَةٌ: اَلطَّيُّ مَعَ الْخَبْنِ خَبْلٌ، وَهُوَ مَعَ

ہے۔ زحاف جز کے پہلے، تیسرے اور چھٹے حرف پر داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سبب کا دوسرا حرف نہیں ہے)۔

زحاف کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد و مزدوج۔ یعنی مرکب اور مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) خبن:۔ جز کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنْ سے مُتَفْعِلُنْ جو بدل کر مَفَاعِلُنْ ہو جائے گا۔

(۲) اضمار:۔ جز کے دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مُتَفَاعِلُنْ سے مُتْفَاعِلُنْ جو بدل کر مُسْتَفْعِلُنْ ہوگیا۔

(۳) وقص:۔ جز کے دوسرے متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنْ سے مَفَاعِلُنْ

(۴) طیّ:۔ جز کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنْ کے فا کو حذف کیا تو مُسْتَعِلُنْ ہوا، اس سے پھر مُفْتَعِلُنْ ہوگیا۔

(۵) قبض:۔ جز کے پانچویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَعُوْلُنْ کے نون کو حذف کیا تو فَعُوْلُ ہوگیا۔

(۶) عصب:۔ جز کے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ جیسے مَفَاعِلَتُنْ کے لام کو ساکن کیا تو مَفَاعِلْتُنْ ہو کر مَفَاعِيْلُنْ ہوگیا۔

(۷) عقل:۔ جز کے پانچویں متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مَفَاعِلَتُنْ کے لام کو حذف کیا تو مَفَاعَتُنْ ہو کر مَفَاعِلُنْ ہوگیا۔

(۸) کفّ:۔ جز کے ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَاعِلَاتُنْ کے نون کو حذف کیا تو فَاعِلَاتُ ہوگیا۔

الْإِضْمَارِ خَزْلٌ، وَالْكَفُّ مَعَ الْخَبْنِ شَكْلٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ نَقْصٌ
وَالْعِلَلُ زِيَادَةٌ: فَزِيَادَةُ سَبَبٍ خَفِيفٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ تَرْفِيلٌ
وَحَرْفٍ سَاكِنٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ تَذْيِيلٌ، وَعَلَى مَا آخِرُهُ سَبَبٌ
خَفِيفٌ تَسْبِيغٌ. وَنَقْصٌ: فَذِهَابُ سَبَبٍ خَفِيفٍ حَذْفٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ

مزدوج (مرکب) زحاف کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) خبل:۔ طی اور خبن کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے اور چوتھے حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنْ کے سین اور فاء کو حذف کیا مُتَعِلُنْ ہوکر فَعَلَتُنْ ہوگیا۔

(۲) خزل:۔ طی اور اضمار کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے حرف کو ساکن کرکے چوتھے حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنْ کے تاء کو ساکن کیا اور الف کو حذف کیا تو مُتْفَعِلُنْ ہوکر مُفْتَعِلُنْ ہوگیا۔

(۳) شکل:۔ کفّ اور خبن کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے اور ساتویں حرف کو حذف کرنا جیسے مُسْتَفْعِلُنْ کے سین اور نون کو حذف کیا تو مُتَفْعِلُ ہوگیا۔

(۴) نقص:۔ کفّ اور عصب کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے پانچویں حرف کو ساکن اور ساتویں حرف کو حذف کرنا جیسے مَفَاعَلَتُنْ کے لام کو ساکن اور نون کو گرایا تو مَفَاعِلْتُ ہوکر مَفَاعِيلُ ہوگیا۔

عِلّت کی دو قسمیں ہیں۔ اضافہ کرکے تغیّر کرنا اور کمی کرکے تبدیلی کرنا۔ اضافہ کرکے تبدیلی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ترفیل:۔ جس جز کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخر میں سبب خفیف کا اضافہ کرنا جیسے مُتَفَاعِلُنْ پر اضافہ کیا تو مُتَفَاعِلُنْتُنْ ہوکر مُتَفَاعِلَاتُنْ ہوگیا۔

(۲) تذییل:۔ جس جز کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخر میں ساکن حرف کا اضافہ کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنْ پر اضافہ کیا تو مُتَفَاعِلُنْنْ ہوکر مُتَفَاعِلَانْ ہوگیا۔

(۳) تسبیغ:۔ جز کے آخر میں سبب خفیف پر ساکن حرف کا اضافہ کرنا جیسے فَاعِلَاتُنْ پر اضافہ کیا تو فَاعِلَاتُنْنْ ہوکر فَاعِلَاتَانْ ہوگیا۔

قَطفٌ ، وَحَذفُ سَاكِنِ الْوَتَدِ الْمَجْمُوْعِ وَاِسْكَانُ مَاقَبْلَهٗ قَطْعٌ، وَهُوَ مَعَ الْحَذْفِ بَتْرٌ، وَحَذفُ سَاكِنِ السَّبَبِ وَاِسْكَانُ مُتَحَرِّكِہٖ قَصْرٌ وَحَذفُ وَتَدٍ مَجْمُوْعٍ حَذَذٌ، وَمَفْرُوْقٍ صَلْمٌ، وَاِسْكَانُ السَّابِعِ الْمُتَحَرِّكِ وَقْفٌ، وَحَذْفُهٗ كَسْفٌ "

کمی کر کے علت کی نو قسمیں ہیں۔

(۱) حذف:۔ جزکے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا جیسے مَفَاعِیْلُنْ سے لُنْ کو گرایا تو مَفَاعِیْ ہو کر فَعُوْلُنْ ہو گیا۔

(۲) قطف:۔ حذف وعصب کو جمع کرنا یعنی جز کے پانچویں متحرک کو ساکن کرنا اور آخر سے سبب خفیف کو گرانا۔ جیسے مَفَاعِلَتُنْ سے تُنْ کو گرایا اور لام کو ساکن کیا تو مَفَاعِلْ ہو کر فَعُوْلُنْ ہو گیا۔

(۳) قطع:۔ جز کے وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا جیسے مُسْتَفْعِلُنْ کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مُسْتَفْعِلْ ہو کر مَفْعُوْلُنْ ہو گیا۔

(۴) بتر:۔ قطع وحذف کو جمع کرنا۔ جیسے فَاعِلَاتُنْ سے تُنْ کو حذف کی وجہ سے ساقط کیا اور قطع کی وجہ سے الف کو ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو فَاعِلْ ہو کر فَعْلُنْ ہو گیا۔

(۵) قصر:۔ سبب کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے متحرک کو ساکن کرنا۔ جیسے مَفَاعِیْلُنْ سے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مَفَاعِیْلْ ہو گیا۔

(۶) حذذ:۔ وتد مجموع کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنْ سے عِلُنْ کو حذف کیا تو مُتَفَا ہو کر فَعِلُنْ ہو گیا۔

(۷) صلم:۔ وتد مفروق کو حذف کرنا جیسے مَفْعُوْلَاتُ سے لَاتُ کو حذف کیا تو مَفْعُوْ ہو کر فَعْلُنْ ہو گیا۔

(۸) وقف:۔ ساتویں متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مَفْعُوْلَاتُ کے تا کو ساکن کیا تو مَفْعُوْلَاتْ ہو گیا۔

(۹) کسف:۔ ساتویں متحرک حرف کو حذف کرنا جیسے مَفْعُوْلَاتُ کے تا کو حذف کیا تو مَفْعُوْلَا ہو کر مَفْعُوْلُنْ ہو گیا۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ

فِیْ اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ وَاَعَارِیْضِهَا وَاَضْرُبِهَا

اَلْاَوَّلُ الطَّوِیْلُ، وَاَجْزَاءُهُ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ مَرَّتَیْنِ وَعَرُوْضُهُ وَاحِدَةٌ مَقْبُوْضَةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ :

دوسرا باب

بحروں کے اسماء و عروض و ضربوں کے بیان میں

پہلی بحر ا۔ طویل ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ

اس بحر کی ایک عروض مقبوض یعنی مَفَاعِلُنْ۔ اور اس کی تین ضرب ہیں۔

له اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے چند امور کا جاننا ضروری ہے ۔ ۱ بحر کے اگر سارے اجزاء ہوں تو وہ تام اگر دونوں مصرعوں سے ایک ایک جزء حذف کر دیا جائے تو وہ مجزو۔ اگر دونوں مصرعوں سے آدھے اجزاء حذف کر دیئے جائیں تو وہ مشطور۔ اگر دونوں مصرعوں میں صرف ایک ایک جزو باقی رہے تو وہ منہوک ہے ۲ بحر کی ایک تقسیم عروض کے اعتبار سے اور عروض کی ضرب کے اعتبار سے ہوتی ہے مثلاً کہتے ہیں کہ اس بحر کی اتنی عروض ہیں اور ہر عروض کی اتنی ضرب ہیں۔ اگر کوئی عروض مثلاً مقبوض ہے تو اس کی تمام ضربوں میں عروض مقبوض ہوگی خواہ ضرب بدلتی رہے۔ ۳ عربی میں عروض مؤنث اور ضرب مذکر استعمال ہوتی ہے ۴ تقطیع میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے جو پڑھے جاتے ہیں خواہ لکھے نہ جائیں۔ جیسے تنوین، اور کھڑا زبر، زیر اور پیش میں نون، الف، یاء، اور واو ساکن۔ یہ مستقل حروف شمار ہوتے ہیں ۵ تقطیع میں لفظ کے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ مہمل ہو جائے۔ ۶ اس شرح میں استشہاد کے اشعار کو عربی متن کے بجائے شرح میں مع تقطیع لکھا گیا ہے اور عربی متن میں بیتیہ پر شعر کا نمبر لگا دیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو۔

اَلْاَوَّلُ صَحِيْحٌ وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيْ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّالِثُ مَحْذُوْفٌ وَبَيْتُهُ (۳)

اَلثَّانِي الْمَدِيْدُ: وَاَجْزَاءُهُ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَجْزُوْءًا

پہلی ضرب صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) اَبَامُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُوْرًا صَحِيْفَتِيْ × وَلَمْ اُعْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِيْ وَلَا عِرْضِيْ[۱]

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

اس میں "صَحِيْفَتِيْ" عروض مقبوض اور "وَلَا عِرْضِيْ" ضرب صحیح ہے

دوسری ضرب عروض کی طرح مقبوض ہے یعنی مَفَاعِلُنْ، اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) سَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا × وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ[۲]

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

اس میں "تَ جَاهِلًا" عروض اور "تُزَوِّدِ" ضرب دونوں مقبوض ہیں،

تیسری ضرب محذوف ہے یعنی مَفَاعِلْ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اَقِيْمُوْا بَنِي النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَكُمْ × وَاِلَّا تُقِيْمُوْا صَاغِرِيْنَ الرُّءُوْسَا[۳]

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعل

اس میں صُدُوْرَكُمْ عروض مقبوض اور "رُءُوْسَا" ضرب محذوف ہے۔

دوسری بحر۔ مدید ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

یہ بحر مجزوءً استعمال کرنا ضروری ہے اس کی تین عروض اور چھ ضرب ہیں پہلی عروض صحیح اور

---

[۱] اے ابو منذر تمہارے لئے لوٹ ڈالنا میرا عہد تھا اور میں نے تمہیں اپنی مرضی سے نہ اپنا مال دیا اور نہ عزت۔

[۲] عنقریب زمانہ تجھے ان چیزوں کی خبر دے گا جن سے تو ناواقف تھا اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے زاد راہ نہیں دیا تھا (یعنی اس کو تو نے خبریں لانے کے لئے روانہ نہیں کیا تھا)

[۳] اے بنو نعمان! تم ہمارے آگے سے سینے ہٹالو (ہمارے مقابل نہ آؤ) ورنہ تم ذلت کے ساتھ سر جھکائے کھڑے نظر آؤ گے۔

وَاَمَّا رِيضُهُ ثَلَاثَةٌ، وَاَضْرُبُهُ سِتَّةٌ، اَلْاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيَةُ مَحْذُوْفَةٌ، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ، اَلْاَوَّلُ مَقْصُوْرٌ وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّانِيْ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳) اَلثَّالِثُ اَبْتَرُ وَبَيْتُهُ (۴)

اس کی عروض بھی اسی کی طرح (صحیح) ہے۔ اس کا شعر یہ ہے ؎

(۱) يَا لَبَكْرٍ اَنْشِرُوْا لِيْ كُلَيْبًا — يَا لَبَكْرٍ اَيْنَ اَيْنَ الْفِرَارُ[۱]

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ — فاعلاتن فاعلن فاعلاتن

اس شعر میں آخری جزء "فَاعلن" دونوں مصرعوں سے محذوف ہے اور "لِيْ كُلَيْبًا" عروض اور "نَ الْفِرَارُ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض محذوف یعنی فَاعِلُنْ ہے اور اس کی تین ضرب ہیں پہلی ضرب مقصور یعنی فَاعِلَاتْ ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۲) لَا يَغُرَّنَّ امْرَءً عَيْشُهُ — كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ[۲]

فاعلاتن فاعلن فاعلن — فاعلاتن فاعلن فاعلات

اس میں "عَيْشُهُ" عروض محذوف اور "لِلزَّوَالْ" ضرب مقصور ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوف "یعنی فاعلن" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اِعْلَمُوْا اَنِّيْ لَكُمْ حَافِظٌ — شَاهِدًا مَا كُنْتُ اَوْ غَائِبًا[۳]

فاعلاتن فاعلن فاعلن — فاعلاتن فاعلن فاعلن

اس میں "حَافِظٌ" عروض اور "غَائِبًا" ضرب دونوں محذوف ہیں۔

تیسری ضرب ابتر "یعنی فَعْلُنْ" ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ يَاقُوْتَةٌ — اُخْرِجَتْ مِنْ كِيْسِ دِهْقَانِ[۴]

فاعلاتن فاعلن فاعلن — فاعلاتن فاعلن فعلن

---

[۱] اے آل بکر میرے لئے کلیب کو زندہ کرو (وہ تم نہیں کر سکتے اس لئے بدلہ دو) اے آل بکر آج بھاگنے کا موقع نہیں۔

[۲] کسی شخص کو اس کی پُر آسائش زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اس لئے کہ ہر زندگی ختم ہونے والی ہے۔

[۳] جان لو کہ میں تمہارا محافظ ہوں خواہ میں موجود ہوں یا غائب۔

[۴] بے شک ذلفاء محبوبہ اس یاقوت کی طرح ہے جو تاجر کے تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

اَلثَّالِثَۃُ مَحْذُوْفَۃٌ مَخْبُوْنَۃٌ وَلَہَا ضَرْبَانِ ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۱)
اَلثَّانِیْ اَبْتَرُ وَبَیْتُہٗ (۲)
اَلثَّالِثُ اَلْبَسِیْطُ ؛ وَاَجْزَاءُہٗ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ
وَاَعَارِیْضُہٗ ثَلَاثَۃٌ وَاَضْرُبُہٗ سِتَّۃٌ ، اَلْاُوْلیٰ مَخْبُوْنَۃٌ وَلَہَا ضَرْبَانِ

اس میں " تُوْدَۃً " عروض محذوف " قَانِیْ " ضرب ابتر ہے۔
تیسری عروض محذوف ومخبون " یعنی فَعِلُنْ " ہے۔ اس عروض کی دو ضرب ہیں۔
پہلی ضرب اسی کے مثل محذوف ومخبون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لِلْفَتیٰ عَقْـ ـلٌ یَعِیْـ شُ بِہٖ حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ[۱]
فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ

اس میں " شُ بِہٖ " عروض اور " قَدَمُہٗ " ضرب دونوں محذوف ومخبون ہیں۔
دوسری ضرب ابتر " یعنی فَعْلُنْ " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) رُبَّ نَارٍ بِتُّ اَرْ مُقُہَا تَقْضِمُ الْہِنْ دِیَّ وَالْ غَارَا[۲]
فَاعِلَاتن فاعلن فَعِلُنْ فاعلاتن فاعلن فَعْلُنْ

اس میں " مُقُہَا " عروض محذوف ومخبون اور " غَارَا " ضرب ابتر ہے۔
تیسری بحر : بسیط ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ، مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
اس بحر کی تین عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مخبون " یعنی فَعِلُنْ " ہے۔ اس کی

---

[۱] نوجوان کے لئے عقل ہے جس کے ذریعہ وہ زندگی گذارتا ہے جہاں بھی اس کے قدم اس کی پنڈلی کو راہ دکھائیں۔
[۲] بہت سی آگ ہیں جنہیں میں رات بھر دیکھتا رہا جو ہندی لکڑی (لوبان) اور خوشبودار گھاس کو بھسم کر رہی تھی۔

اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۱) اَلثَّانِيْ مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهٗ (۲) اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيْحَةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ، اَلْاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُذَالٌ وَبَيْتُهٗ (۳) اَلثَّانِيْ

دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب اسی کے مثل مخبون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۱) يَاحَارِ لَا اُرْمَيَنْ مِنْكُمْ بِدَاهِيَةٍ لَمْ يَلْقَهَا سُوْقَةٌ قَبْلِيْ وَلَا مَلِكُ[۱]

مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعِلُنْ مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعِلُنْ

اس میں "هِيَةٍ" عروض اور "مَلِكُ" ضرب دونوں مخبون ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع "یعنی فَعْلُنْ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِيْ جَرْدَاءُ مَعْرُوْقَةُ اللَّحْيَيْنِ سُرْحُوْبُ[۲]

مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعِلُنْ مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعْلُنْ

اس میں "مِلُنِيْ" عروض مخبون اور "حُوْبُ" ضرب مقطوع ہے۔

دوسری عروض مجزوء صحیح "یعنی ایک جز ساقط ہے" اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزوء مذال "یعنی مستفعلانْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰى مَا خَيَّلَتْ سَعْدَ بْنَ زَيْدٍ وَعَمْرًا مِنْ تَمِيْمْ[۳]

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان

یہ شعر مجزوء ہونے کی وجہ سے ایک جز "فاعلن" دونوں مصرعوں سے ساقط ہوگیا اور اس میں "مَا خَيَّلَتْ" عروض صحیح اور "رًا مِنْ تَمِيْمْ" ضرب مذال ہے۔

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے

---

[۱] اے بنو حارث تمہاری طرف سے میرے مویشیوں کو مصیبت نہ پہنچے (کہ تم میرے مویشیوں کو قبضہ میں رکھو) میرے مویشیوں کو اس سے پہلے کسی بادشاہ اور رعایا نے نہیں لیا۔

[۲] میں نے ہولناک وتباہ کن جنگوں میں حصہ لیا ہے اس حال میں کہ مجھے کم بالوں والا سبک منہ والا اور متناسب الاعضاء گھوڑا اٹھائے ہوئے تھا (میں اس پر سوار تھا)

[۳] جو دھوکہ قبیلہ سعد بن زید اور عمرو بن تمیم نے ہمیں دیا تھا اس پر ہم نے ان کی مذمت کی۔

مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّالِثُ مَجْزُوٌّ مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ مَقْطُوعَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳)

اَلرَّابِعُ الْوَافِرُ: وَاَجْزَاءُهُ مُفَاعِلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ وَلَهُ

(۱) مَاذَا وُقُوْ فِیْ عَلٰی رَبْعٍ عَفَا مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٍ[۱]

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن

اس شعر میں "رَبْعٍ عَفَا" عروض اور "مُسْتَعْجِمٍ" ضرب دونوں صحیح ہیں

تیسری ضرب مجزوّ مقطوع "یعنی مفعولن" ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۲) سِیْرُوْ مَعًا اِنَّمَا مِیْعَادُکُمْ یَوْمُ الثُّلَا ثَاْ بِبَطْ نِ الْوَادِیْ[۲]

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن

اس شعر میں "میعاد کم" عروض صحیح اور "ن الوادی" ضرب مقطوع ہے۔

تیسری عروض مجزو مقطوع "مفعولن" ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) مَاهَیَّجَ الشَّوْقَ مِنْ اَطْلَالٍ اَضْحَتْ قِفًا رًا کَوَحْ یِ الْوَاحِیْ[۳]

مستفعلن فاعلن مفعولن مستفعلن فاعلن مفعولن

اس میں "اَطْلَالٍ" عروض اور "یِ الْوَاحِیْ" ضرب دونوں مقطوع ہیں۔

چوتھی بحر:- وافر ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

اس کی دو عروض اور تین ضرب ہیں۔

---

[۱] میرا اس منزل پر کھڑا ہونا اس سبب سے نہیں ہے کہ یہاں کے گھر ڈھے گئے، زمین سے مل گئے اور گونگے ہوگئے (بلکہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں کے رہنے والوں سے مجھے محبت تھی)

[۲] ساتھ ساتھ چلو، بے شک تم سے قتال کا مقررہ وقت لبطن الوادی میں منگل کا دن ہے۔

[۳] ان ٹیلوں نے اشتیاق پیدا کیا جو چٹیل میدان بن گئے اور کتابت کے لفظوں کی طرح مخفی ہوگئے۔

عَرُوْضَانِ وَثَلَاثَةُ اَضْرُبٍ ، اَلْاُوْلیٰ مَقْطُوْفَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوْءَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ ؛ اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّانِيْ مَجْزُوْءٌ مَعْصُوْبٌ وَبَيْتُهُ (۳)

پہلی عروض اور اس کی ضرب مقطوف " یعنی فعولن " ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ ۔ كَاَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ [1]

مفاعلتن مفاعلتن فعولن ۔ مفاعلتن مفاعلتن فعولن

اس میں " غِزَارٌ " عروض اور " عِصِيُّوْ " ضرب دونوں مقطوف ہیں ۔

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے ۔ اس کی دو ضرب ہیں ۔ پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے

(۲) لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِيْعَةُ اَنْ ۔ نَ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلَقٌ [2]

مفاعلتن مفاعلتن ۔ مفاعلتن مفاعلتن

یہ شعر مجزوء ہے ۔ اسی وجہ سے ایک جز مفاعلتن دونوں مصرعوں سے گر گیا ۔

" رَبِيْعَةُ اَنْ " عروض اور " وَاهِنٌ خَلَقٌ " ضرب دونوں صحیح ہیں ۔

دوسری ضرب معصوب " یعنی مفاعیلن " ہے ۔ اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) اُعَاتِبُهَا وَاٰمُرُهَا ۔ فَتَغْضِبُنِيْ وَتَعْصِيْنِيْ [3]

مفاعلتن مفاعلتن ۔ مفاعلتن مفاعیلن

یہ شعر مجزوء ہے اور " وَاٰمُرُهَا " عروض صحیح اور " وَتَعْصِيْنِيْ " ضرب معصوب ہے ۔

---

[1] ہمارے پاس بکثرت مویشی ہیں جنہیں ہم ہنکاتے اور چراتے ہیں ان مویشیوں میں سے اکثر کے سینگ لاٹھیوں کی طرح لمبے ہیں ۔

[2] بلاشبہ قبیلہ ربیعہ نے جان لیا ہے کہ تمہارے معاہدہ کی رسی کمزور و بوسیدہ ہے ۔

[3] میں (اس کی نافرمانی پر) اس پر عتاب کرتا ہوں اور اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے (اور غصہ) دلاتی ہے اور میرے حکم کی نافرمانی کرتی ہے ۔

اَلْخَامِسُ اَلْكَامِلُ : وَاَجْزَاءُهُ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَاَعَارِيْضُهُ ثَلَاثَةٌ وَاَضْرُبُهُ تِسْعَةٌ ، اَلْاُوْلٰى تَامَّةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيْ مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّالِثُ اَحَذُّ مُضْمَرٌ وَبَيْتُهُ (۳)

پانچویں بحر ۔ کامل ہے ۔ اس کے یہ اجزاء ہیں

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس کی تین عروض اور نو ضرب ہیں ۔ پہلی عروض تامہ (صحیحہ) ہے اور اس کی تین ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) وَاِذَاصَحَوْ تُ فَمَااُقَصْـ ـصِرُعَنْ نَدًى ۔ وَكَمَاعَلِمْـ ـتِ شَمَائِلِيْ وَتَكَرُّمِيْ [۱]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس میں " صِرُعَنْ نَدًى " عروض اور " وَتَكَرُّمِيْ " ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع " یعنی فَعِلَاتُنْ " ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) وَاِذَادَعَوْ نَكَ عَمَّهُنْـ ـنَ فَاِنَّهٗ ۔ نَسَبٌ يَزِيْـ ـدُكَ عِنْدَهُنْـ ـنَ خَبَالَا [۲]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن

اس میں " نَ فَاِنَّهٗ " عروض صحیح اور " نَ خَبَالَا " ضرب مقطوع ہے ۔

تیسری ضرب احذ و مضمر " یعنی فَعْلُنْ " ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) لِمَنِ الدِّيَا رُبِرَامَتَيْـ ـنِ فَعَاقِلٍ ۔ دَرَسَتْ وَغَيْـ ـيَرَ اٰيَهَا الْـ ـقَطْرُ [۳]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن متفاعلن فَعْلُنْ

---

[۱] اور جب کہ میں نشہ سے ہوش میں آگیا ہوں تو سخاوت میں کوتاہی نہیں کروں گا اور جیسا کہ میری عمدہ عادات وخصائل اور فیاضی کو تو جانتی ہے ۔

[۲] اور جب ان عورتوں نے تجھے اپنا چچا کہہ کر پکارا تو یہ ایسی نسبت ہے کہ جس نے تیری حقارت کو ان کے نزدیک زیادہ کردیا (یعنی تجھے بوڑھا خیال کیا)

[۳] رامتہ اور عاقل کے درمیان کے گھروں کا کون ضامن ہے جو تباہ ہوگئے اور ان کی نشانیوں کو بارشوں نے بدل دیا ۔

اَلثَّانِيَةُ حَذَّاءُ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِي اَحَذُّ مُضْمَرٌ وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيحَةٌ اَضْرُبُهَا اَرْبَعَةٌ : اَلْاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُرَفَّلٌ وَبَيْتُهُ (۳)

اس میں " نِ فَعَاقِلٍ " عروض صحیح اور " قطرٌ " ضرب احذ مضمر ہے
دوسری عروض حذّاء " یعنی فَعِلُنْ ہے۔ اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب اسی کے مثل احذّ ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) دِمَنٌ عَفَتْ وَمَحَا مَعَا لِمَهَا هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبٌ [۱]

متفاعلن متفاعلن فَعِلُنْ متفاعلن متفاعلن فَعِلُنْ

اس میں " لِمَهَا " عروض اور " تَرِبٌ " ضرب دونوں احذ ہیں۔
دوسری ضرب احذ مضمر " یعنی فَعْلُنْ " ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَا مَةَ اِذْ دُعِيَتْ نَزَا لِ وَلُجَّ فِي الذُّ ذُعُرِ [۲]

متفاعلن متفاعلن فَعِلُنْ متفاعلن متفاعلن فَعْلُنْ

اس میں " مَةَ اِذْ " عروض حذاء اور " ذُعُرِ " ضرب احذ مضمر ہے
تیسری عروض مجزوّ اور صحیح ہے۔ اس کی چار ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزو مرفل " یعنی مُتَفَاعِلَاتُنْ " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَلَقَدْ سَبَقْ تَهُمُوْ اِلَيْ یَ فَلِمْ نَزَعْ تَ وَاَنْتَ اٰخِرْ [۳]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن

یہ شعر مجزوّ ہونے کی وجہ سے ایک ایک جزگر گیا اور اس میں " تَهُمُوْ اِلَیْ " عروض

---

[۱] یہ وہ مقامات ہیں جو ختم ہوگئے اور ان کے آثار کو تیز بارش اور طوفان بادو باراں نے مٹا دیا۔
[۲] اور تو شیر سے زیادہ بہادر ہے جب کہ لڑائی کی آواز لگائی جائے اور خوف ناک مقامات میں خوب گھسنے والا ہے۔
[۳] اور تو ان جنگجوؤں سے [illegible] میری طرف آیا، تو لڑائی کے وقت پیچھے ہو کر کیوں ہٹ گیا؟ (معلوم ہوا کہ تو بزدل ہے)

اَلثَّانِیْ مَجْزُوْؤٌ مُذَالٌ وَبَیْتُہٗ (۱) اَلثَّالِثُ مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۲)
اَلرَّابِعُ مَجْزُوْؤٌ مَقْطُوْعٌ وَبَیْتُہٗ (۳)

صحیح اور ,, تَ وَاَنْتَ اٰخِرْ ،، ضرب مرفّل ہے۔
دوسری ضرب مجزو مذال ہے (یعنی جزکے آخر میں ایک ساکن کا اضافہ کیا تو متفاعلاتن ہوگیا) اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) جَدَثٌ یَکُوْ نُ مَقَامُہٗ اَبَدًا بِمُخْ تَلِفِ الرِّیَاحٗ[1]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان

اس میں ,, نُ مَقَامُہٗ ،، عروض صحیح اور ,, تَلِفِ الرِّیَاحٗ ،، ضرب مذال ہے اور شعر مجزوّ ہے۔
تیسری ضرب عروض کے مثل مجزو صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَاِذَا افْتَقَرْ تَ فَلَاتَکُنْ مُتَجَشِّعًا وَتَجَمَّلِ[2]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

یہ شعر مجزوّ ہے اور اس میں ,, تَ فَلَاتَکُنْ ،، عروض اور ,, وَتَجَمَّلِ ،، ضرب دونوں صحیح ہیں۔
چوتھی ضرب مجزوّ مقطوع ,, یعنی فَعَلَاتُنْ ،، ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَاِذَا ھُمُوْ ذَکَرُوا الْاِسَا ءَةَ اَکْثَرُوا الْ حَسَنَاتِ[3]

متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلاتن

یہ شعر مجزوّ ہے اور اس میں ,, ذَکَرُوا الْاِسَا ،، عروض صحیح اور ,, حَسَنَاتِ ،، ضرب مقطوع ہے۔

---

[1] قبر کا ٹھکانہ ایسی جگہ ہوگا جہاں ہمیشہ ہوائیں رخ بدلتی رہیں گی۔
[2] جب تو محتاج ہو جائے تو حریص نہ بن بلکہ کپڑے پہن کر زینت اختیار کر۔
[3] اور جب انہوں نے برائی کا ذکر کیا تو انہوں نے اچھائیاں زیادہ کیں۔

اَلسَّادِسُ الْهَزَجُ ؛ وَاَجْزَاءُهٗ مَفَاعِيْلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ مَجْزُوٌّ وُجُوْبًا وَعَرُوْضُهٗ وَاحِدَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۱) اَلثَّانِي مَحْذُوْفٌ وَبَيْتُهٗ (۲)

اَلسَّابِعُ الرَّجْزُ۔ وَاَجْزَاءُهٗ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَاَعَارِيْضُهٗ اَرْبَعَةٌ وَاَضْرُبُهٗ خَمْسَةٌ ؛ اَلْاُوْلٰى تَامَّةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ ؛ اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا

چھٹی بحر :۔ ہزج ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر کا مجزوّا استعمال واجب وضروری ہے اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی دو ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) عَفَا مِنْ آ لِ لَيْلَى السَّهْـ ـبُ فَالْاَمْلَا حُ فَالْغَمْرُ[1]

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس میں " لِ لَيْلَى السَّهْـ " عروض اور " حُ فَالْغَمْرُ " ضرب دونوں صحیح ہیں۔ دوسری ضرب محذوف " یعنی فَعُوْلُنْ " اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَمَا ظَهْرِيْ لِبَاغِي الضَّيْـ ـمِ بِالظَّهْرِالذْ ذَلُوْلِ[2]

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس میں " لِبَاغِ الضَّيْـ " عروض صحیح اور " ذَلُوْلِ " ضرب مقطوع ہے۔ شعر مجزوّ ہے

ساتویں بحر :۔ رجز ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس کی چار عروض اور پانچ ضرب ہیں۔ پہلی عروض تامّہ صحیحہ ہے اور اس کی دو ضرب ہیں

---

[1] آلِ لیلیٰ کے مقامات سہب، املاح، اور غمر مٹ گئے۔

[2] مجھ پر ظلم کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں جھکا ہوا نہیں ہوں (بلکہ خود ان کا مقابلہ کروں گا)

وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيْ مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيْحَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳) اَلثَّالِثَةُ مَشْطُوْرَةٌ وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ (۴)

پہلی ضرب عروض کے مثل ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) دَارٌ لِسَلْمٰى اِذْ سُلَيْمٰى جَارَةٌ قَفْرًا تُرٰى اٰيَاتُهَا مِثْلَ الزُّبُرْ[۱]

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس میں "مٰی جَارَةٌ" عروض اور "مِثْلَ الزُّبُرْ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع "یعنی مفعولن" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) اَلْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَرِيْحٌ سَالِمٌ وَالْقَلْبُ مِنِّيْ جَاهِدٌ مَجْهُوْدٌ[۲]

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس میں "رِحٌ سَالِمٌ" عروض صحیح اور "مَجْهُوْدٌ" ضرب مقطوع ہے۔

دوسری عروض مجزوّ صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۳) قَدْ هَاجَ قَلْبِيْ مَنْزِلٌ مِنْ اُمِّ عَمْـ رٍو مُقْفِرُ[۳]

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

یہ شعر مجزوّ ہے اس میں "بِیْ مَنْزِلٌ" عروض اور "وِ مُقْفِرُ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

تیسری عروض مشطور ہے یعنی اس کے آدھے اجزاء محذوف ہیں اور عروض ہی ضرب ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۴) مَا هَاجَ اَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا[۴]

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

---

[۱] سلمٰی کا گھر جبکہ سلمٰی پڑوسن تھی خالی ہے۔ اب اس کی نشانیاں کتاب کے حرفوں کے مانند معلوم ہوتی ہیں۔

[۲] محبوبہ کا دل پرسکون ہے اور محبت کی مشقت سے محفوظ ہے جبکہ میرا دل محبت کی مشقت برداشت کر رہا ہے اور تکلیف میں ہے۔

[۳] ام عمرو کے خالی گھر نے میرے دل میں ہیجان برپا کر دیا [۴] کس چیز نے غموں کا ہیجان پیدا کر دیا۔

اَلرَّابِعَةُ مَنْهُوكَةٌ وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهَا (۱)
اَلثَّامِنُ الرَّمَلُ : وَاَجْزَاءُهُ فَاعِلَاتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ وَلَهُ عَرُوْضَانِ وَسِتَّةُ اَضْرُبٍ ، اَلْاُوْلٰى مَحْذُوْفَةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، اَلْاَوَّلُ تَامٌّ وَبَيْتُهُ (۲)

یہ شعر مشطور ہے۔ چھ اجزاء میں سے کل تین اجزاء مذکور ہیں اس میں "فاقذ شجا" ضرب وعروض ہے اور صحیح ہے۔
چوتھی عروض منہوک ہے یعنی اس کے دو تہائی اجزاء محذوف ہیں اور عروض ہی ضرب ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) یَالَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعْ [1]
مستفعلن مستفعلن

یہ شعر منہوک ہے۔ چھ اجزاء میں سے صرف دو اجزاء مذکور ہیں، "فِیْهَا جَذَعْ"، عروض وضرب ہے اور صحیح ہے۔
آٹھویں بحر:۔ رمل ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض محذوف "یعنی فاعلن" ہے اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب تام وصحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفّٰی بَعْدَكَ الْـ قَطْرُ مَغْنَاهَا وَتَاْوِیْـبُ الشِّمَالِ [2]
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس میں "بَعْدَكَ الْـ" عروض محذوف اور "بُ الشِّمَالِ" ضرب صحیح ہے

---

[1] کاش کہ میں اس وقت نوجوان ہوتا۔
[2] تیرے بعد اس کے گھر کو بارش اور آندھیوں نے بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا۔

اَلثَّانِي مَقْصُوْرٌ وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوْءَةٌ صَحِيْحَةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ : اَلْاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُسَبَّغٌ وَبَيْتُهُ (۳)

دوسری ضرب مقصور " یعنی فاعلان " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) اَبْلِغِ النُّعْ ـمَانَ عَنِّيْ مَاْ لُكًا   اَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِيْ وَانْتِظَارْ[۱]

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

اس میں " مَاْ لُكًا " عروض محذوف ہے اور " وَانْتِظَارْ " ضرب مقصور ہے۔

تیسری ضرب عروض کے مثل محذوف ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) قَالَتِ الْخَنْـ ـسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا   شَابَ بَعْدِيْ رَأْسُ هٰذَا وَاشْتَهَبْ[۲]

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس میں " جِئْتُهَا " عروض اور " وَاشْتَهَبْ " ضرب دونوں محذوف ہیں۔

دوسری عروض مجزوّ صحیح ہے اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزوّ مسبّغ ہے " یعنی فاعلاتان " ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) يَا خَلِيْلَيَّ   ىَ ارْبَعَا وَاسْ   تَخْبِرَا رَبْـ   ـعًا بِعُسْفَانْ[۳]

فاعلاتن   فاعلاتن   فاعلاتن   فاعلاتان

اس میں " یَ ارْبَعَا وَاسْ " عروض صحیح اور " عًا بِعُسْفَانْ " ضرب مسبّغ ہے یہ شعر مجزوّ ہے۔

---

[۱] نعمان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میری قید اور انتظار لمبا ہو گیا۔

[۲] جب میں خنسار کے پاس آیا تو اس نے (میری بابت) کہا کہ میرے بعد اس شخص کا سر بوڑھا ہو گیا اور سفیدی غالب آگئی۔

[۳] اے میرے دوستو ٹھہرو اور انتظار کرو اور مقام عسفان کے لوگوں کی خبر حاصل کرو (ربع: لوگوں کا گروہ)

اَلثَّانِیُّ مِثْلُھَا وَبَیْتُہٗ (۱) اَلثَّالِثُ مَجْزُوٌّ مَحْذُوْفٌ وَبَیْتُہٗ (۲)
اَلتَّاسِعُ السَّرِیْعُ ؛ وَاَجْزَاءُہٗ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ
مَفْعُوْلَاتُ مَرَّتَیْنِ ، وَاَعَارِیْضُہٗ اَرْبَعٌ ، وَاَضْرُبُہٗ سِتَّۃٌ
اَلْاُوْلٰی مَطْوِیَّۃٌ مَکْسُوْفَۃٌ وَاَضْرُبُھَا ثَلَاثَۃٌ ا اَلْاَوَّلُ مَطْوِیٌّ
مَوْقُوْفٌ وَبَیْتُہٗ (۳)

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ مِثْلَ اٰیَا تِ الزَّبُوْرِ[۱]

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس میں "دَارِسَاتٌ" عروض اور "تِ الزَّبُوْرِ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔ اور شعر مجزوّ ہے۔

تیسری ضرب مجزوّ محذوف ہے "یعنی فاعلن" اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) مَالِمَا قَرْ رَتْ بِہِ الْعَیْ نَانِ مِنْ ھٰ ذَا ثَمَنْ[۲]

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس میں "رَتْ بِہِ الْعَیْ" عروض صحیح اور "ذَا ثَمَنْ" ضرب محذوف ہے اور شعر مجزوّ ہے۔

نویں بحر "سریع" ہے اس کے اجزاء یہ ہے

مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات

اس کی چار عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مطویہ مکسوفہ "یعنی فاعلن" ہے اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مطوی موقوف "یعنی فاعلات" اس کا شعر یہ ہے

(۳) اَزْمَانَ سَلْ مٰی لَا یَرٰی مِثْلَھَا الرْ رَاءُوْنَ فِیْ شَا مٍ وَّلَا فِیْ عِرَاقْ[۳]

مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلات

---

[۱] گھر خالی اور منہدم ہیں جیسے کتاب کی مخفی علامات ۔ [۲] یہ وہ قیمت نہیں ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں۔
[۳] سلمیٰ کے (ساتھ گزرے ہوئے) زمانوں (کی لذت) کو دیکھنے والوں نے اس جیسے زمانے نہ شام میں دیکھے اور نہ عراق میں۔

اَلثَّانِی مِثْلُهَا وَبَیْتُهٗ (۱) اَلثَّالِثُ اَصْلَمُ وَبَیْتُهٗ (۲) اَلثَّانِیَۃُ مَخْبُوْلَۃٌ مَکْسُوْفَۃٌ وَضَرْبُھَا مِثْلُھَا وَبَیْتُہٗ (۳)

اس میں ،، مِثْلَھَا الرُّ ،، عروض مطوی مکسوف اور ،، فِیْ عِرَاقُ ،، ضرب مطوی موقوف ہے۔

دوسری ضرب عروض کے مثل ہے۔اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) ھَاجَ الْھَوٰی رَسْمٌ بِذَا تِ الْغَضَا ۔۔۔ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ[۱]

مستفعلن مستفعلن فاعلن ۔۔۔ مستفعلن مستفعلن فاعلن

اس میں ،، تِ الْغَضَا ،، عروض اور ،، مُحْوِلُ ،، ضرب دونوں مطوی مکسوف ہیں۔

تیسری ضرب اصلم ،، یعنی فَعْلُنْ ،، ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیْلِ الْخَنَا ۔۔۔ مَھْلًا لَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِیْ[۲]

مستفعلن مستفعلن فاعلن ۔۔۔ مستفعلن مستفعلن فعلن

اس میں ،، لِ الْخَنَا ،، عروض مطوی مکسوف اور ،، مَاعِیْ ،، ضرب اصلم ہے۔

دوسری عروض مخبول مکسوف ،، یعنی فَعِلُنْ ،، ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اَلنَّشْرُ مِسْکٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَا ۔۔۔ نِیْرُ وَاَطْرَافُ الْاَکُفِّ عَنَمْ[۳]

مستفعلن مستفعلن فَعِلُنْ ۔۔۔ مستفعلن مستفعلن فَعِلُنْ

اس میں ،، هُ دَنَا ،، عروض اور ،، فِ عَنَمْ ،، ضرب دونوں مخبول مکسوف ہیں۔

---

[۱] عشق کو بھڑکایا ذات الغضا مقام پر محبوب کے مکانات کے ایسے نشانات نے جو بوسیدہ، گونگے، اور کئی سال پرانے ہیں۔

[۲] اس نے کہا ٹھہر جاؤ حالانکہ اس نے فحش کلام کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بلاشبہ تونے میرے کانوں تک اپنا کلام پہنچادیا۔

[۳] ان عورتوں کی خوشبو مشک کی طرح ہے اور چہرے دیناروں کی طرح روشن ہیں اور ہتھیلیوں کے اطراف یعنی انگلیاں عنم (پودہ) کی طرح سرخ ہیں۔

اَلثَّالِثَۃُ مَوْقُوْفَۃٌ مَشْطُوْرَۃٌ وَضَرْبُہَا مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۱) اَلرَّابِعَۃُ مَکْسُوْفَۃٌ مَشْطُوْرَۃٌ، وَضَرْبُہَا مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۲)

اَلْعَاشِرُ الْمُنْسَرِحُ، وَاَجْزَاءُہٗ مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ

تیسری عروض موقوفہ یعنی مفعولان ہے اور یہ عروض مشطور (یعنی نصف اجزا محذوف) ہے۔ اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے (عروض وضرب دونوں ایک ہی ہیں) اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) یَنْضَحْنَ فِیْ حَافَاتِہَا بِالْاَبْوَالْ[۱]

مستفعلن مستفعلن مفعولان

اس میں "بِالْاَبْوَالْ"، عروض وضرب موقوف ہے اور شعر کے نصف اجزاء محذوف ہیں۔

چوتھی عروض مکسوفہ "یعنی مفعولن" ہے، اس کی ضرب عروض کی طرح وہی ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) یَاصَاحِبَیْ رَحْلِیْ اَقِلْ لَاعَذْلِیْ[۲]

مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس میں "لَاعَذْلِیْ"، عروض وضرب مکسوف ہے اور شعر مشطور ہے۔

دسویں بحر، منسرح ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن

اس کی تین عروض وتین ضرب ہیں۔ پہلی عروض صحیح اور اس کی ضرب مطوی (یعنی

---

[۱] وہ عورتیں اس کے اطراف میں پیشاب چھڑکتی ہیں۔

[۲] اے میرے کجاوہ کے ساتھیو میری ملامت کم کرو۔

مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ، وَاَعَارِيْضُهُ ثَلَاثَةٌ كَاَضْرُبِهٖ . اَلْاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ وَضَرْبُهَا مَطْوِيٌّ وَبَيْتُهٗ (۱) اَلثَّانِيَةُ مَوْقُوْفَةٌ مَنْهُوْكَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۲) اَلثَّالِثَةُ مَكْسُوْفَةٌ مَنْهُوْكَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۳)

اَلْحَادِيْ عَشَرُ الْخَفِيْفُ ؛ وَاَجْزَاءُهٗ فَاعِلَاتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَاعِلَاتُنْ

مفتعلن ،، ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) اِنَّ ابْنَ زَيْـ ـدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَيْرِ يُفْـ ـشِيْ فِيْ مِصْرِ ـهِ الْعُرُفَا [1]

مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن

اس میں ،، مُسْتَعْمِلًا ،، عروض صحیح اور ،، ہِ الْعُرُفَا ،، ضرب مطوی ہے ۔
دوسری عروض موقوفہ ،، یعنی مفعولات ،، ہے اور یہ منہوک (یعنی دو تہائی اجزاء محذوف) ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے ، اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) صَبْرًا بَنِيْ عَبْدِ الدَّارْ [2]

مستفعلن مفعولان

اس میں ،، عَبْدِ الدَّارْ ،، عروض وضرب موقوف ہے اور شعر منہوک ہے
تیسری عروض مکسوفہ ،، یعنی مفعولن ،، ہے اور یہ بھی منہوک ہے اس کی ضرب بھی وہی ہے ۔ اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) وَيْلُ اُمِّ سَعْـ ـدٍ سَعْدَا [3]

مستفعلن مفعولن

اس میں ،، دٍ سَعْدَا ،، عروض وضرب مکسوف ہے اور شعر منہوک ہے ۔
گیارھویں بحر ، خفیف ہے اس کے اجزاء یہ ہیں ۔

فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

---

[1] بے شک ابن زید ہمیشہ بھلائی کرنے والا ہے ۔ اور اپنے شہر میں اچھائی پھیلانے والا ہے ۔
[2] بنو عبد الدار صبر کرو ۔
[3] ام سعد کے لئے سعد کی وجہ سے ہلاکت ہو ۔ (بیٹے کی وفات کے غم میں اس طرح کہا)

مَرَّتَيْنِ ، وَأَعَارِيْضُهُ ثَلَاثَةٌ وَأَضْرُبُهُ خَمْسَةٌ ، اَلْاُوْلیٰ صَحِيْحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيْثُ جَوَازًا وَهُوَ تَغْيِيْرُ فَاعِلَاتُنْ لِزِنَةِ مَفْعُوْلُنْ وَبَيْتُهُ (۲)

اس کی تین عروض اور پانچ ضرب ہیں ۔ پہلی عروض صحیح اور اس کی دو ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) حَلَّ اَهْلِیْ مَابَیْنَ دُرْ نَیْ فَبَادُوْ لِیْ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّةٌ بِالسِّخَالِ[۱]

فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اس میں " نَیْ فَبَادُوْ " عروض اور " بِالسِّخَالِ " ضرب دونوں صحیح ہیں ۔ اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاحق کرنا جائز ہے ۔ تشعیث یہ ہے کہ فاعلاتن کے وزن کو مفعولن میں بدل دیا جائے ۔ اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) لَیْسَ مَنْ مَا تَ فَاسْتَرَا حَ بِمَیْتٍ اِنَّمَا الْمَیْ تُ مَیِّتُ الْ اَحْیَاءِ[۲]

فاعلاتن مُتَفْعِ لُنْ فَعِلَاتُنْ فاعلاتن مُتَفْعِ لن مفعولن

(۳) اِنَّمَا الْمَیْ تُ مَنْ یَعِیْ شُ کَئِیْبًا کَاسِفًا بَا لُهٗ قَلِیْ لَ الرَّجَاءِ[۳]

فاعلاتن متفع لن فعلاتن فاعلاتن متفع لن مفعولن

ان دو اشعار میں عروض مخبون ہے اور ضرب " اَحْیَاءِ اور لَ الرَّجَاءِ " میں تشعیث ہے اور اس کا وزن مفعولن ہے ۔ معلوم ہوا کہ اگر عروض غیر صحیح ہو تب بھی تشعیث لاحق ہو سکتی ہے ، نیز تشعیث عروض میں لاحق نہیں ہوتی ۔ اگر اس میں لاحق ہو تو اسے تصریع کہتے ہیں ۔ ان دو اشعار کے حشو میں بھی خبن ہے جیسا کہ تقطیع سے ظاہر ہے کہ مستفع لن خبن کے بعد مُتَفْعِ لُنْ ہو گیا ۔

---

[۱] میرے گھر والے دُرْنیٰ اور بادُو کی مقامات کے درمیان ٹھہرے اور محبوبہ (موضع) سخال میں اُن کی جگہ پر ٹھہری ۔ [۲] جو شخص مرگیا اور دنیا کی تکالیف سے آرام پاگیا وہ مردہ نہیں ہے بلاشبہ مردہ تو وہ ہے جو زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ حالت میں ہے ۔

[۳] بلاشبہ حقیقی مردہ وہ ہے جو غمی اور برے حال میں زندہ رہے اور اس کی امیدیں کم ہوں ۔

اَلثَّانِي مَحْذُوفٌ وَبَيْتُهُ (۱) اَلثَّانِيَةُ مَحْذُوفَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳) اَلثَّانِي مَجْزُوٌّ مَخْبُونٌ مَقْصُورٌ وَبَيْتُهُ (۴)

دوسری ضرب محذوف ہے ,,یعنی فاعلن،، اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ ثُمَّ هَلْ اٰتِيَنْهُمْ اَمْ يَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَا كَ الرَّدٰى[۱]

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ,, اٰتِيَنْهُمْ ،، عروض صحیح اور ,, كَ الرَّدٰى ،، ضرب محذوف ہے۔ دوسری عروض محذوف ,,یعنی فاعلن،، ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) اِنْ قَدَرْنَا يَوْمًا عَلٰى عَامِرٍ نَنْتَصِفْ مِنْهُ اَوْ نَدَعْهُ لَكُمْ[۲]

فاعلاتن مستفعلن فاعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ,, عَامِرٍ ،، عروض اور ,, هُ لَكُمْ ،، ضرب دونوں محذوف ہیں۔ تیسری عروض مجزوّ صحیح ہے اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) لَيْتَ شِعْرِيْ مَاذَا تَرٰى اُمُّ عَمْرٍو فِيْ اَمْرِنَا[۳]

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن

اس میں ,, مَاذَا تَرٰى ،، عروض اور ,, فِيْ اَمْرِنَا ،، ضرب دونوں صحیح ہیں اور شعر مجزوّ ہے۔ دوسری ضرب مجزوّ مخبون مقصور یعنی "فَعُوْلُنْ" ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) كُلُّ خَطْبٍ اِنْ لَمْ تَكُوْ نُوْا غَضِبْتُمْ يَسِيْرٌ[۴]

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فعولن

---

[۱] کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا پہلے میرا جانا ان تک ہو گا یا اس سے پہلے ہلاکت حائل ہو جائے گی۔
[۲] اگر ہم کسی دن عامر پر قادر ہوتے تو اس سے پورا حق لیں گے یا اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے۔
[۳] کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ امّ عمرو نے ہمارے معاملے میں کیا سوچا۔ [۴] اگر تم غصہ نہ ہو تو ہر مشکل کام آسان ہے۔

اَلثَّانِیْ عَشَرَ اَلْمُضَارِعُ : وَاَجْزَاءُهٗ مَفَاعِیْلُنْ فَاعِ لَاتُنْ مَفَاعِیْلُنْ مَرَّتَیْنِ مَجْزُوٌّ وُجُوْبًا وَعَرُوْضُهٗ وَاحِدَۃٌ صَحِیْحَۃٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَیْتُهٗ (۱)
اَلثَّالِثُ عَشَرَ اَلْمُقْتَضَبُ : وَاَجْزَاءُهٗ مَفْعُوْلَاتُ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَیْنِ مَجْزُوٌّ وُجُوْبًا وَعَرُوْضُهٗ وَاحِدَۃٌ مَطْوِیَّۃٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَیْتُهٗ (۲)

بارہویں بحر ،، مضارع ہے ۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن

(فاع لاتن وتدمفروق ہے) اس بحر کا مجزوّ استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) دَعَانِیْ اِ لٰی سُعَادٰی دَوَاعِیْ هَـ ـوٰی سُعَادٰی[۱]

مفاعیل فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن

اس شعر میں ،، لٰی سُعَادٰی ،، عروض اور ،، وٰی سُعَادٰی ،، دونوں صحیح ہیں۔
اس شعر میں پہلا جز مفاعیلن مکفوف ہونے کی وجہ سے مفاعیل رہ گیا یہ شعر مجزوّ ہے

تیرھویں بحر ،، مقتضب ہے ۔ اس کے اجزاء یہ ہیں ۔

مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن

اس بحر کا بھی مجزوّ استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض مطوی ،، یعنی مفتعلن ،، ہے ۔ اس کی ایک ہی ضرب اسی کی طرح مطوی ہے ۔ اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) اَقْبَلَتْ فَـ ـلَاحَ لَهَا عَارِضَانِ کَالسَّبَجِ[۲]

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

اس میں ،، لَاحَ لَهَا ،، عروض اور ،، کَالسَّبَجِ ،، ضرب دونوں مطوی ہیں۔
اس کا پہلا جز بھی مطوی ہے ۔ یہ شعر مجزوّ ہے ۔

---

[۱] سعادٰی کی محبت کے دواعی یعنی حُسن صورت وجسامت نے مجھے سعادٰی کی طرف بلالیا ۔
[۲] محبوبہ سامنے آئی تو اس کے بالوں کی لٹیں لال دھاگے کی طرح یعنی سنہری بال اس کے چہرہ پر آگئے

اَلرَّابِعُ عَشَرَ اَلْمُجْتَثُّ ، وَاَجْزَاءُهٗ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ مَرَّتَيْنِ مَجْزُوٌّ وُجُوْبًا وَعَرُوْضُهٗ وَاحِدَةٌ صَحِيْحَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۱) وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيْثُ وَبَيْتُهٗ (۲)

اَلْخَامِسُ عَشَرَ اَلْمُتَقَارِبُ :- وَاَجْزَاءُهٗ فَعُوْلُنْ ثَمَانَ مَرَّاتٍ

چودھویں بحر :- مجتث ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن

(مستفعلن میں وتد مفروق اور فاعلاتن میں وتد مجموع ہے)

اس بحر کا مجزوّ استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض صحیح اور اسی کے مثل ضرب ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) اَلْبَطْنُ مِنْ ـهَا خَمِيْصٌ وَالْوَجْهُ مِثْـ لُ الْهِلَالِ[۱]

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

اس میں "هَاخَمِيْصٌ" عروض اور "لُ الْهِلَالِ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔ اور یہ شعر مجزوّ ہے۔ اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاحق ہوتی ہے اور وزن مفعولن ہو جاتا ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) لِمْ لَا يَعِيْ مَا اَقُوْلُ ذَا السَّيِّدُ الْـ مَاْمُوْلُ[۲]

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن مفعولن

اس میں "مَا اَقُوْلُ" عروض صحیح اور "مَاْمُوْلُ" ضرب تشعیث شدہ ہے۔

پندرھویں بحر :- متقارب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

---

[۱] محبوبہ کا پیٹ کمر سے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند کی مانند ہے۔

[۲] کیا وجہ ہے کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں تو وہ بزرگ جن سے احسان کی امید ہے اس پر کان نہیں دھر رہے۔

وَلَہٗ عَرُوْضَانِ وَسِتَّۃُ اَضْرُبٍ، اَلْاُوْلٰی صَحِیْحَۃٌ وَاَضْرُبُہَا اَرْبَعَۃٌ، اَلْاَوَّلُ مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۱)، اَلثَّانِیْ مَقْصُوْرٌ وَبَیْتُہٗ (۲) اَلثَّالِثُ مَحْذُوْفٌ وَبَیْتُہٗ (۳)

اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں، پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی چار ضرب ہیں پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۱) فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ بْنُ مُرٍّ　　فَاَلْفَاہُمُ الْقَوْمُ رَوْبٰی نِیَامًا[له]

فعولن فعولن فعولن فعولن　　فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں "نُ مُرْرِ" عروض اور "نِیَامًا" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقصور "یعنی فَعُوْلْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَیَأْوِیْ اِلٰی نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ　　وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلَ السَّعَالْ[له]

فعولن فعولن فعولن فعولن　　فعولن فعولن فعولن فعول

اس میں "بَائِسَاتٍ" عروض صحیح اور "سَعَالْ" ضرب مقصور ہے۔

تیسری ضرب محذوف "یعنی فَعَلْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا　　یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا[له]

فعولن فعولن فعولن فعولن　　فعولن فعولن فعولن فَعَلْ

اس میں "عَوِیْصًا" عروض صحیح اور "رَوَوْا" ضرب محذوف ہے۔

[له] قبیلہ تمیم بن مُرّ پر قوم نے ڈاکہ ڈالا تو انہیں گہری نیند سویا ہوا پایا۔

[له] وہ ایسی عورتوں کے پاس جاتا ہے جو فقیر، پراگندہ بال دودھ پلانے والی بدبودار چڑیلوں کی طرح ہیں۔

[له] میں ایسے مشکل شعر نقل کرتا ہوں کہ دوسرے ناقلین شعر جب اسے سنتے ہیں تو (اس میں غور کرنے کی وجہ سے) وہ شعر انہیں ان کے نقل شدہ شعر بھلا دیتا ہے۔

اَلرَّابِعُ اَبْتَرُ وَبَيْتُهٗ (۱) اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوَّةٌ مَحْذُوْفَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهٗ (۲) اَلثَّانِيْ مَجْزُوٌّ اَبْتَرُ وَبَيْتُهٗ (۳)

اَلسَّادِسُ عَشَرَ اَلْمُتَدَارِكُ ؛ وَاَجْزَاءُهٗ فَاعِلُنْ ثَمَانِ مَرَّاتٍ

چوتھی ضرب ابتر ہے " یعنی فَلْ " ہے۔اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) خَلِيْلَيَّ عُوْجَا عَلَى رَسْمِ دَارٍ ‏ خَلَتْ مِنْ سُلَيْمٰى وَمِنْ مَيَّهْ [۱]

فعولن فعولن فعولن فعولن ‏ فعولن فعولن فعولن فَلْ

اس میں " م دَارٍ " عروض صحیح اور " يَهْ " ضرب ابتر ہے۔

دوسری عروض مجزوّ محذوف " فَعَلْ " ہے اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب عروض کے مثل محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ ‏ لِسَلْمٰى بِذَاتِ الْغَضٰى [۲]

فعولن فعولن فَعَلْ ‏ فعولن فعولن فَعَلْ

اس میں " فَرَتْ " عروض اور " غَضٰى " ضرب دونوں محذوف ہیں۔ اور یہ شعر مجزوّ ہے۔

دوسری ضرب مجزوّ ابتر یعنی "فَلْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ ‏ فَمَا يُقْضَ يَأْتِيْكَا [۳]

فعولن فعولن فعل ‏ فعولن فعولن فَلْ

اس میں " تَئِسْ " عروض محذوف اور " كَا " ضرب ابتر ہے۔

سولہویں بحر ؛ متدارک ہے اس کے اجزا یہ ہیں۔

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ‏ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

---

[۱] اے میرے دوستو! ان گھروں کی علامات کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو سلیمی اور میہ محبوبہ سے خالی ہو گئے۔

[۲] کیا مقام ذات غضا پر سلمی محبوبہ کے خالی گھروں کی وجہ سے کھڑے ہو گئے ؟

[۳] ہر بُرے کام سے بچ اور غم نہ کر جو تیرے لئے فیصلہ کر دیا گیا ہے وہ آکر رہے گا

وَلَہا عَرُوضَانِ وَاَرْبَعَۃُ اَضْرُبٍ ۔ اَلْاُولیٰ تَامَّۃٌ وَضَرْبُہَا مِثْلُہَا وَبَیْتُہٗ (۱) اَلثَّانِیَۃُ مَجْزُوْءَۃٌ صَحِیْحَۃٌ وَاَضْرُبُہَا ثَلَاثَۃٌ ، اَلْاَوَّلُ مَجْزُوْءٌ مَخْبُوْنٌ مُرَفَّلٌ وَبَیْتُہٗ (۲) اَلثَّانِیْ مَجْزُوْءٌ مُذَالٌ وَبَیْتُہٗ (۳)

اس کی دو عروض اور چار ضرب ہیں۔ پہلی عروض تام (وصحیح) ہے۔ اس کی ضرب بھی اس کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) جَاءَنَا عَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا　　بَعْدَمَا کَانَ مَا کَانَ مِنْ عَامِرٖ[۵۱]

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن　　فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں "صَالِحًا" عروض اور "عَامِرٖ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض مجزوّ صحیح ہے اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزوّ مخبون مرفّل "یعنی فَعِلَاتُنْ" اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) دَارُ سُعْدیٰ بِشَحْرِ عُمَانٖ　　قَدْ کَسَاہَا الْبِلیٰ الْمَلَوَانٖ[۵۲]

فاعلن فاعلن فعلاتن　　فاعلن فاعلن فعلاتن

اس میں "رِعُمَانٖ" عروض اور "مَلَوَانٖ" ضرب دونوں مخبون مرفّل ہیں۔ عروض کو ضرب سے ملانے کے لئے اس میں ضرب کی تعلیل کی گئی۔ اسے تصریع کہتے ہیں

دوسری ضرب مجزوّ مذال ہے "یعنی فَاعِلَانْ" اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) ھٰذِہٖ دَارُھُمْ اَقْفَرَتْ　　اَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْہَا الدُّھُوْرُ[۵۳]

فاعلن فاعلن فاعلن　　فاعلن فاعلن فاعلان

اس میں "اَقْفَرَتْ" عروض صحیح اور "ـہَا الدُّھُوْرُ" ضرب مذال ہے اور شعر مجزوّ ہے۔

---

[۵۱] عامر ہمارے پاس صحیح دل ونیت سے آیا بعد اس کے کہ جو کینہ عامر کی طرف سے تھا۔

[۵۲] سلمیٰ کا گھر عمان کے ساحل پر ہے اسے دن رات کے گذرنے نے تباہی کا لباس پہنا دیا ہے۔

[۵۳] یہ ان کا گھر ہے جو خالی ہوگیا یا تحریر ہے جسے زمانہ نے مٹا دیا۔

اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (١) وَالْخَبْنُ حَسَنٌ وَبَيْتُهُ (٢) وَالْقَطْعُ فِيْ حَشْوِهٖ جَائِزٌ وَبَيْتُهُ (٣) وَقَدْ اِجْتَمَعَا فِيْ قَوْلِهٖ (۴)

تیسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(١) قِفْ عَلٰى دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ — بَيْنَ اَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ[۵۱]

فاعلن فاعلن فاعلن — فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں "وَابْكِيَنْ" عروض اور "وَالدِّمَنْ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔ اس بحر میں خبن کرنا بہتر ہے یعنی فاعلن سے فَعِلُنْ۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(٢) كُرَةٌ طُرِحَتْ بِصَوَالِجَةٍ — فَتَلَقَّفَهَا رَجُلٌ رَجُلُ[۵۲]

فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن — فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن

اس میں "لِجَةٍ" عروض اور "رَجُلُ" ضرب ہے اور تمام اجزا مخبون ہیں۔ اس بحر کے حشو میں قطع "یعنی فَعْلُنْ" جائز ہے۔ (ضرب اور عروض میں بھی جائز ہے) اس کا شعر یہ ہے۔

(٣) مَالِيْ مَالٌ اِلَّا دِرْهَمْ — اَوْ بِرْذَوْنِيْ ذَاكَ الْاَدْهَمْ[۵۳]

فَعْلُنْ فَعْلُن فَعْلن فَعْلُن — فَعْلن فَعْلن فَعْلن فَعْلن

اس میں تمام اجزا مقطوع ہیں۔ بسا اوقات خبن اور قطع جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسے

(۴) زُمَّتْ اِبِلٌ لِلْبَيْنِ ضُحًى — فِيْ غَوْرِ تِهَامَةَ قَدْ سَلَكُوْا[۵۴]

فَعْلُنْ فَعِلُنْ فَعْلُنْ فَعِلُنْ — فَعْلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ایک جز مقطوع اور دوسرا جز مخبون ہے اور دوسرے مصرعہ میں پہلا جز مقطوع اور بقیہ اجزا مخبون ہیں۔

---

[۵۱] تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور دمن مقام کے درمیان ان کے گھر پر کھڑا ہو اور رو۔

[۵۲] گیند کو مڑے ہوئے سرے والی لکڑی کے ذریعہ ڈال دیا گیا تو ایک ایک آدمی اسے لے رہا ہے

[۵۳] میرے پاس مال نہیں ہے سوائے درہم اور ترکی سیاہ گھوڑے کے۔

[۵۴] چاشت کے وقت مکہ کے نشیب میں اونٹوں کو جدائی (روانگی) کے لئے باندھا گیا تھا تحقیق وہ چلے گئے۔

اَلْخَاتِمَۃُ فِیْ اَلْقَابِ الْاَبْیَاتِ وَغَیْرِھَا

اَلتَّامُّ مَا اسْتَوْفٰی اَجْزَاءُ دَائِرَتِہٖ مِنْ عَرُوْضٍ وَضَرْبٍ بِلَا نَقْصٍ کَاَوَّلِ الْکَامِلِ وَالرَّجْزِ، وَالْوَافِیْ فِیْ عُرْفِھِمْ مَا اسْتَوْفَاھَا مِنْھُمَا بِنَقْصٍ کَالطَّوِیْلِ وَالْمَجْزُوْءُ مَا ذَھَبَ جُزْءَا عَرُوْضِہٖ وَضَرْبِہٖ، وَالْمَشْطُوْرُ مَا ذَھَبَ نِصْفُہٗ، وَالْمَنْھُوْکُ مَا ذَھَبَ ثُلُثَاہُ، وَالْمُصَمَّتُ مَا خَالَفَتْ

خاتمہ

اشعار کے القاب وغیرہ کے بیان میں

تام :۔ وہ شعر ہے جس کے دائرے[1] میں سے عروض وضرب وغیرہ اجزاء بغیر کسی کمی کے پورے ہوں۔ جیسے بحر کامل اور بحر رجز کی پہلی نوع (بحر متدارک کی پہلی نوع بھی اس میں داخل ہے)۔

وافی :۔ عروضیین کی اصطلاح میں وہ شعر ہے جس کے دائرہ کے اجزاء پورے ہوں لیکن ان میں (زحاف وعلت کی وجہ سے) کمی واقع ہوئی ہو جیسے بحر طویل (متقارب سریع، رمل، بسیط، وافر، منسرح، خفیف اور کامل ورجز کی پہلی نوع کے علاوہ دوسری انواع)۔

مجزوّ :۔ وہ شعر ہے جس کے عروض وضرب (یعنی دونوں مصرعوں) سے ایک ایک جز حذف ہو (اس کی مثالیں سابق میں گذر چکی ہیں)۔

مشطور :۔ وہ شعر ہے جس کے نصف اجزاء حذف ہوں۔ (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔

منہوک :۔ وہ شعر ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف ہوں (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔

---

[1] عروضیین نے سولہ بحروں کو پانچ دائروں میں منضبط کیا ہے۔ اس کی تفصیل مع دوائر اس رسالہ کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

عَرُوْضُہٗ ضَرْبَہٗ فِی الرَّوِیِّ کَقَوْلِہٖ (۱) وَالْمُصَرَّعُ مَاغُیِّرَتْ عَرُوْضُہٗ لِلْاِلْحَاقِ بِضَرْبِہٖ بِزِیَادَۃٍ کَقَوْلِہٖ (۲)

مصمت:۔ وہ شعر ہے جس کی عروض رویؔ[۱] میں ضرب سے مخالف ہو۔ جیسے:۔

(۱) أأن توسمت من خرتاء منزلۃ ماء الصبابۃ من عینیک مسجوم[۲]

اس میں ''منزلۃ'' عروض اور اس کا آخری حرف تا ہے جبکہ ''مسجوم'' ضرب اور اس کا آخری حرف میم ہے۔ یہ بحر بسیط سے ہے۔

مصرّع:۔ وہ شعر ہے جس کی عروض میں اضافہ کر کے اسے اس کی ضرب کے ساتھ وزن اور رویؔ میں ملایا جائے۔ جیسے:۔

(۲) قفا نبک من ذکری حبیب وعرفان وربع خلت آیاتہ منذ أزمان[۳]

أتت حجج بعدی علیہا فأصبحت کخط زبور فی مصاحف رہبان

پہلے شعر کی عروض ''وعرفان'' اور ضرب ''ذ أزمان'' دونوں کا وزن مفاعیلن اور رویؔ نون ہے۔ حالانکہ یہ شعر بحر طویل سے ہے جس کی عروض میں قبض واجب ہے یعنی اس کا وزن مفاعلن ہے جیسا کہ دوسرے شعر سے ظاہر ہے کہ اس کی عروض ''فأصبحت'' مفاعلن مقبوض اور ضرب ''ف رہبان'' مفاعیلن صحیح ہے۔ رویؔ میں بھی دونوں مختلف ہیں۔

---

[۱] شعر کا آخری حرف جس پر قصیدہ مبنی ہوتا ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے جیسے مذکورہ بالا شعر قصیدہ میمیہ کا ہے۔

[۲] کیا عشق کے آنسو تمہاری آنکھوں سے بہہ رہے ہیں اس وجہ سے کہ تم نے خرتا محبوبہ کے نزدیک اپنا مرتبہ تاڑ لیا۔

[۳] ٹھہر جاؤ ہم ذرا اپنے محبوب اور ساتھیوں اور ایسے گھر کی یاد میں روئیں کہ جن کی نشانیاں زمانہ ہوا کہ خالی ہوگئیں۔ میرے بعد اس گھر پر بہت سے سال گذرے تو وہ راہبوں کے مصحف کی تحریر کی طرح گمنام ہوگیا۔

اَوْنَقْصٍ كَقَوْلِهٖ (۱) وَالْمُقَفّٰى كُلُّ عَرُوْضٍ وَضَرْبٍ تَسَاوَيَا بِلَا تَغْيِيْرٍ كَقَوْلِهٖ (۲) وَالْعَرُوْضُ مُؤَنَّثَةٌ وَّهُوَ اٰخِرُ مِصْرَاعِ الْاَوَّلِ وَغَايَتُهَا فِي الْبَحْرِ اَرْبَعٌ كَالرَّجَزِ وَمَجْمُوْعُهَا اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ، وَالضَّرْبُ مُذَكَّرٌ وَّهُوَ اٰخِرُ الْمِصْرَاعِ الثَّانِيْ وَغَايَتُهٗ فِي الْبَحْرِ تِسْعَةٌ كَالْكَامِلِ وَمَجْمُوْعُهٗ

یا عروض میں کمی کر کے ضرب کے وزن اور روی کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے

(۱) اَجَارَتَنَا اِنَّ الْخُطُوْبَ تَنُوْبُ وَاِنِّیْ مُقِیْمٌ مَا اَقَامَ عَسِیْبُ[له]
اَجَارَتَنَا اِنَّا مُقِیْمَانِ هٰهُنَا وَكُلُّ غَرِیْبٍ لِلْغَرِیْبِ نَسِیْبُ

دونوں شعر بحر طویل سے ہیں۔ پہلے شعر میں عروض ،، تَنُوْبُ ،، اور ضرب ،، عَسِیْبُ ،، دونوں محذوف ہیں حالانکہ بحر طویل کے عروض میں حذف کی علت واقع نہیں ہوتی ، جیسا کہ دوسرے شعر کی عروض ،، نِ هٰهُنَا ،، مقبوض اور ضرب ،، نَسِیْبُ ،، محذوف سے ظاہر ہے۔ پہلے شعر میں تصریع کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی۔

مقفّٰی : ہر عروض و ضرب جو بغیر تبدیلی کے وزن و روی میں برابر ہوں۔ جیسے

(۲) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِیْبٍ وَّمَنْزِلٖ بِسِقْطِ اللِّوٰى بَیْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلٖ[له]

اس شعر میں عروض ،، وَّمَنْزِلٖ ،، اور ضرب ،، فَحَوْمَلٖ ،، دونوں مقبوض و ہم وزن ہیں اور دونوں کے آخر میں حرف لام ہے۔

عروض مؤنث ہے اور یہ پہلے مصرعہ کا آخری جز ہوتا ہے کسی بحر میں یہ زیادہ سے زیادہ

له اے میری قبر کی پڑوسن بے شک مشکلات (موت وغیرہ) باری باری آتی ہیں اور میں بھی اب یہیں مقیم (دفن) رہوں گا جب تک عسیب پہاڑ موجود رہے گا۔

اے میری پڑوسن بے شک ہم یہیں مقیم رہیں گے اور ہر پردیسی کو دوسرے پردیسی سے نسبت و تعلق ہوا ہی کرتا ہے۔ (یہ شعر امرؤ القیس نے اپنی تدفین سے قبل کہا تھا)

له ٹھہر جاؤ ہم ذرا دخول اور حومل کے درمیان کے مقام سقط لوی میں محبوب اور اس کے گھر کی یاد میں رولیں۔ (یہ امرؤ القیس کے معلقہ کا پہلا شعر ہے۔)

ثَلَاثَةٌ وَّسِتُّوْن ، وَالْاِبْتِدَاءُ كُلُّ جُزْءٍ اَوَّلِ بَيْتٍ اُعِلَّ بِعِلَّةٍ مُمْتَنِعَةٍ فِي حَشْوِهٖ كَالْخَرْمِ ، وَالْاِعْتِمَادُ كُلُّ جُزْءٍ حَشْوِيٍّ زُوْحِفَ بِزِحَافٍ غَيْرِ مُخْتَصٍّ بِهٖ كَالْخَبْنِ ، وَالْفَصْلُ كُلُّ عَرُوْضٍ مُخَالِفَةٍ لِلْحَشْوِ صِحَّةً وَّاِعْتِلَالًا ، وَالْغَايَةُ فِي الضَّرْبِ كَالْفَصْلِ فِي الْعَرُوْضِ ۔ وَالْمَوْفُوْرُ كُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الْخَرْمِ مَعَ جَوَازِهٖ فِيْهِ ، وَالسَّالِمُ كُلُّ

چار ہیں جیسے بحر رجز اور تمام بحروں میں اس کا مجموعہ چونتیس ۳۴ ہے۔ ضرب مذکر ہے اور یہ دوسرے مصرعہ کا آخری جز ہوتا ہے کسی بحر میں یہ زیادہ سے زیادہ نو ۹ ہوتے ہیں جیسے بحر کامل اور تمام بحروں میں اس کا مجموعہ چونسٹھ ہیں۔

ابتداء :۔ شعر کا ہر وہ پہلا جز جس میں ایسی تبدیلی کی گئی ہو جو شعر کے حشو (یعنی عروض و ضرب کے علاوہ) میں ممنوع ہے جیسے خرم (یعنی پہلے جز کے وتد مجموع کے پہلے حرف کو حذف کرنا جیسے فعولن سے فا کو حذف کرنا۔ یہ بحر طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع میں ہوسکتا ہے)۔

اعتماد :۔ ہر وہ حشوی جز جس میں ایسا زحاف ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے خبن (یہ زحاف عروض و ضرب میں بھی واقع ہوتا ہے)۔

فصل :۔ ہر وہ عروض جو حشو سے صحیح ہونے اور علت واقع ہونے میں مخالف ہو (یعنی اگر عروض کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے بحر طویل کی عروض میں قبض اور بسیط کی عروض میں خبن اور منسرح کی عروض کے لئے صحیح ہونا لازم ہے)۔

غایۃ :۔ فصل میں جو عروض کا مفہوم و حال ہے وہ حال ضرب کا غایۃ میں ہے (یعنی اگر ضرب کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے رجز کی دوسری ضرب کے لئے قطع اور بسیط کی پہلی ضرب کے لئے خبن اور متقارب کی پہلی ضرب کے لئے صحیح ہونا لازم ہے۔ حالانکہ حشو میں یہ امور لازم نہیں ہیں)۔

• موفور :۔ ہر وہ جز جو خرم سے سالم و محفوظ ہو حالانکہ اس کا اس میں واقع ہونا جائز ہو۔ (یعنی وہ بحر وتد مجموع سے شروع ہو جیسے طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع ہیں)۔

جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الزِّحَافِ مَعَ جَوَازِهِ فِيْهِ ، وَالصَّحِيْحُ كُلُّ جُزْءِ عَرُوْضٍ وَضَرْبٍ سَلِمَ مِمَّا لَا يَقَعُ حَشْوًا كَالْقَصْرِ وَالتَّذْيِيْلِ ، وَالْمُعَرّٰى كُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنْ عِلَلِ الزِّيَادَةِ مَعَ جَوَازِهَا فِيْهِ كَالتَّذْيِيْلِ ۔

اَلْعِلْمُ الثَّانِيْ فِيْهِ خَمْسَةُ اَقْسَامٍ

اَلْاَوَّلُ الْقَافِيَةُ وَهِيَ مِنْ اٰخِرِ الْبَيْتِ اِلٰى اَوَّلِ مُتَحَرِّكٍ قَبْلَ سَاكِنٍ بَيْنَهُمَا ، وَقَدْ تَكُوْنُ بَعْضَ كَلِمَةٍ وَبَيْتُهُ (۱) هِيَ مِنَ الْمَاءِ اِلَى الْيَاءِ

سالم :۔ ہر وہ جزو جو زحاف سے سالم ہو حالانکہ وہ اس میں واقع ہو سکتا ہو۔
صحیح :۔ ہر وہ عروض وضرب جو ایسی علّت سے سالم ومحفوظ ہو جو حشو میں واقع نہیں ہو سکتی ۔ جیسے قصر اور تذییل وغیرہ (یعنی قطع اور بتر اور بقیہ علتیں)
معرّٰی :۔ وہ جز (یعنی ضرب) جو ایسی علّت سے سالم ہو جس میں اضافہ کرتے ہیں حالانکہ اس کا واقع ہونا جائز ہے جیسے تذییل (تسبیغ ، ترفیل)۔

دوسرا علم ، علم قافیہ

اس میں پانچ قسمیں ہیں ۔ پہلی قسم قافیہ کی تعریف میں ہے۔
قافیہ :۔ شعر کے آخری حرف سے اُس پہلے متحرک تک جو ساکن سے پہلے ہے۔ ایسا ساکن جو آخری حرف اور اس متحرک کے درمیان میں ہے (یعنی شعر کے آخر میں دو ساکنوں کے درمیان کے متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان کا مجموعہ قافیہ کہلاتا ہے) قافیہ کبھی کلمہ کا حصہ ہوتا ہے ۔ جیسے اس شعر میں ہے

(۱) وُقُوْفًا بِهَا صَحْبِيْ عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَا تَهْلِكْ اَسًى وَتَحَمَّلِ [له]

اس شعر میں قافیہ ،، حَمَّلِ ،، ہے۔

له اس حال میں کہ میرے ساتھی اس مقام پر میری وجہ سے اپنی سواریوں کو روکے ہوئے ہیں ، وہ کہتے ہیں کہ غم سے ہلاک مت ہو اور برداشت کرو۔

وَكَلِمَةٌ كَقَوْلِهِ (١) وَكَلِمَةٌ وَبَعْضَ أُخْرٰى كَقَوْلِهِ (٢) هِيَ مِنَ الْحَاءِ
إِلَى الْوَاوِ. وَكَلِمَتَيْنِ كَقَوْلِهِ (٣) هِيَ مِنْ مِنْ إِلَى الْيَاءِ. اَلثَّانِيْ حُرُوْفُهَا
سِتَّةٌ: أَوَّلُهَا الرَّوِيُّ وَهُوَ حَرْفٌ بُنِيَتْ عَلَيْهِ الْقَصِيْدَةُ وَنُسِبَتْ إِلَيْهِ
ثَانِيْهَا الْوَصْلُ وَهُوَ حَرْفُ لِيْنٍ نَاشِئٌ عَنْ إِشْبَاعِ حَرَكَةِ الرَّوِيِّ أَوْ هَاءٍ

قافیہ کبھی پورا کلمہ ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں :-

(١) فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّيْ صَبَابَةً عَلَى النَّحْرِ حَتّٰى بَلَّ دَمْعِيْ مَحْمَلِيْ[۱]

اس شعر میں " مَحْمَلِيْ " قافیہ ہے جو پورا کلمہ ہے۔

قافیہ کبھی ایک پورا کلمہ اور دوسرے کلمہ کا حصہ ہوتا ہے جیسے اس قول میں ہے۔

(٢) وَبَادِحُ تَرِبُ[۲] یہ شعر کا آخری حصہ ہے اور اس میں " حُ تَرِبُ " قافیہ ہے

کبھی قافیہ دو کلموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں ہے۔

(٣) مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا كَجُلْمُوْدِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ[۳]

اس شعر میں قافیہ " مِنْ عَلِ " ہے۔

دوسری[۴] قسم قافیہ کے حروف کے بیان میں ہے۔ قافیہ کے حروف کی چھ قسمیں ہیں

اوّل روی :- وہ حرف جس پر قصیدہ کی بنا ہوتی ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے۔

دوم وصل :- وہ حرفِ لین جو روی کی حرکت کے اشباع (یعنی کھینچنے) سے

---

[۱] تو دفورِ عشق میں میری آنکھوں سے سینہ پر آنسو گرنے لگے یہاں تک کہ میرے کجاوہ کو ان آنسوؤں نے تر کر دیا۔

[۲] پورا شعر یہ ہے۔ دِمَنٌ عَفَتْ وَمَحَا مَعَالِمَهَا هَطِلٌ أَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ۔
اس کا ترجمہ بحر کامل میں گزر چکا ہے۔

[۳] (گھوڑا) ایک ساتھ آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا اور پیچھے ہٹنے والا ہے۔ وہ چٹان کے بڑے پتھر کی طرح ہے جسے سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو۔

تَلِیْهِ فَالْاَلِفُ کَقَوْلِهٖ (۱) وَالْوَاوُ بَعْدَ ضَمَّةٍ کَقَوْلِهٖ (۲) وَالْیَاءُ بَعْدَ کَسْرَةٍ کَقَوْلِهٖ (۳) وَالْهَاءُ تَکُوْنُ سَاکِنَةً کَقَوْلِهٖ (۴) وَمُتَحَرِّکَةً مَفْتُوْحَةً

پیدا ہو۔ یا وہ ھار جو روی کے ساتھ ہو۔ حرف لین الف کی مثال جیسے اس مصرع میں

(۱) اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَا[۱]

اس میں "تَابَا" قافیہ۔ بٓ حرف روی اور اس کے بعد کا الف وصل ہے۔

حرف وصل واؤ جو ضمہ کے بعد ہو۔ جیسے

(۲) سُقِیْتِ الْغَیْثَ اَیَّتُهَا الْخِیَامُوْ[۲]

اس میں "یَامُوْ" قافیہ، میم روی اور واؤ حرف وصل ہے۔

حرف وصل یاء جو کسرہ کے بعد ہو جیسے اس قول میں ہے

(۳) کَمَا زَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِیْ[۳]

اس میں "نَزَّلِیْ" قافیہ، لام روی اور یؔ حرف وصل ہے۔
حرف وصل ھار جو ساکن ہو جیسے

(۴) فَمَا زِلْتُ اَبْکِیْ حَوْلَهٗ وَاُخَاطِبُهْ[۴]

اس میں "خَاطِبُہْ" قافیہ۔ بٓ روی اور ہ ساکن وصل ہے۔

---

[۱] اس شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے: وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَا۔ اس میں قافیہ "صَابَا" ہے اور اصل میں یہی محل استشہاد ہے۔ ترجمہ: اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کو کم کر اور اگر میں درست کہوں تو کہہ درست کہا۔

[۲] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے مَتٰی کَانَ الْخِیَامُ بِذِیْ طُلُوْحٍ۔ ترجمہ۔ ذی طلوح مقام پر جب خیمے لگیں تو اے خیمے والو تم نفع بخش بارش سے سیراب ہو۔

[۳] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَکُمَیْتٌ یَزِلُّ اللِّبْدُ عَنْ حَالِ مَتْنِهٖ۔ ترجمہ۔ اور کمیت گھوڑا اتنا چکنا ہے کہ اس کی پیٹھ سے نمدہ گر جاتا ہے جس طرح بڑی چکنی چٹان بارش سے گر جاتی ہے۔

[۴] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ وَقَفْتُ عَلٰی رَبْعٍ لِمَیَّةَ نَاقَتِیْ۔ ترجمہ۔ میں نے میہ محبوبہ کے مکان پر اپنی اونٹنی روکی اور اس کے ارد گرد میں رونے لگا اور اس سے مخاطب ہونے لگا۔

كَقَوْلِهٖ (١) وَمَضْمُوْمَةً كَقَوْلِهٖ (٢) وَمَكْسُوْرَةً كَقَوْلِهٖ (٣) ثَالِثُهَا الْخُرُوْجُ وَهُوَ حَرْفٌ نَاشِئٌ عَنْ حَرَكَةِ هَاءِ الْوَصْلِ وَيَكُوْنُ اَلِفًا كَيُوَافِقُهَا وَوَاوًا كَيُحْسِنُوْنَهُوْ وَيَاءً كَنَعْلِهِيْ ، رَابِعُهَا الرِّدْفُ وَهُوَ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ الرَّوِيِّ فَالْاَلِفُ كَقَوْلِهٖ (٤)

حرف وصل ھا، متحرک مفتوح جیسے۔

(١) يُوْشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهٖ　　فِيْ بَعْضِ غِرَّاتِهٖ يُوَافِقُهَا[۱]

اس میں "یوافقھا" قافیہ، قاف روی اور "ھا" وصل ہے۔

حرف وصل ھا، مضموم۔ جیسے

(٢) فَيَا لَائِمِيْ دَعْنِيْ اُغَالِيْ بِقِيْمَتِيْ　　فَقِيْمَةُ كُلِّ النَّاسِ مَا يُحْسِنُوْنَهُوْ[۲]

اس میں "نُوْنَهُوْ" قافیہ "ن" روی اور "ہ" وصل ہے۔

حرف وصل ھا، مکسور جیسے

(٣) كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ　　وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِيْ[۳]

اس میں "نَعْلِهِيْ" قافیہ، لام روی اور "ھی" وصل ہے۔

سوم خروج:۔ وہ حرف جو وصل کے ھا، کی حرکت سے پیدا ہو۔ یہ الف ہو سکتا ہے۔ جیسے "یُوَافِقُهَا" میں اور واؤ ہو سکتا ہے جیسے "یُحْسِنُوْنَهُوْ" میں۔ اور یا، ہو سکتی ہے۔ جیسے "نَعْلِهِيْ" میں (ان تینوں مثالوں کے اشعار پہلے آچکے ہیں)۔

چہارم رِدف:۔ روی سے پہلے کا حرف مد۔ الف جیسے اس قول میں

(٤) اَلَا عِمْ صَبَاحًا اَيُّهَا الطَّلَلُ الْبَالِيْ[۴]

---

[۱] جو شخص اپنی موت سے بھاگتا ہے تو قریب ہے کہ اس کی کسی غفلت میں موت اس کو آلے۔

[۲] اے مجھے ملامت کرنے والے! مجھے چھوڑ دے کہ میں اپنی قیمت بڑھا رہا ہوں اس لئے کہ ہر آدمی کی قیمت وہ ہے جسے وہ اچھا سمجھے۔

[۳] ہر شخص اپنے اہل وعیال میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

[۴] اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے۔ وَهَلْ يَعِمَنْ مَنْ كَانَ فِي الْعُصُرِ الْخَالِيْ. ترجمہ۔ اے تباہ

وَالْيَاءُ كَقَوْلِهٖ (۱) وَالْوَاوُ كَسُرُحُوْبُوْ

خَامِسُهَا التَّأْسِيْسُ وَهُوَ اَلِفٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّوِيِّ حَرْفٌ وَيَكُوْنُ مِنْ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ (۲) وَمِنْ غَيْرِهَا اِنْ كَانَ الرَّوِيُّ ضَمِيْرًا كَقَوْلِهٖ (۳) اَوْ بَعْضُهَا

اس میں " بَالِيْ " قافیہ، لام روی اور اس سے پہلے الف ردف ہے۔

ردف جو یاء ہو جیسے

(۱) بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُوْ[1]

اس میں " شِيْبُوْ " قافیہ، ب روی اور اس سے پہلے ی ردف ہے۔

ردف جو واو ہو جیسے " سُرْحُوْبُوْ " یہ شعر کا آخری حصہ ہے اس میں " حُوْبُوْ " قافیہ، ب روی اور اس سے پہلے واو ردف ہے۔

پنجم تاسیس:- وہ الف کہ اس کے اور روی کے درمیان کوئی حرف ہو۔ یہ اس کلمہ میں بھی ہو سکتا ہے جس میں روی ہے۔ جیسے

(۲) وَلَيْسَ عَلَى الْاَيَّامِ وَالدَّهْرِ سَالِمُوْ[2]

اس میں " سَالِمُوْ " قافیہ، میم روی اور اسی کلمہ میں الف تاسیس ہے۔

تاسیس کا الف روی کے کلمہ کے علاوہ میں ہو سکتا ہے اگر روی ضمیر ہو۔ جیسے

(۳) اَلَا لَا تَلُوْمَانِيْ كَفَى اللَّوْمُ مَا بِيَا   فَمَا لَكُمَا فِي اللَّوْمِ خَيْرٌ وَلَا لِيَا[3]

اَلَمْ تَعْلَمَا اَنَّ الْمَلَامَةَ نَفْعُهَا   قَلِيْلٌ وَمَا لَوْمِيْ اَخِيْ مِنْ سِمَاتِيَا

ہونے والے گھروں کے آثار تم پر سلام ہو اور کیا جو گزرے ہوئے زمانہ میں تھا وہ سلامتی میں تھا۔

[1] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے طَحَابِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ۔ ترجمہ: تجھے حسان بھائی کی محبت میں بے چین دل نے جوانی کے بعد بڑھاپے کے زمانہ میں ہلاک کر دیا۔

[2] دنوں اور زمانہ میں کوئی شخص مصیبتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

[3] ارے مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے یعنی گرفتاری وغیرہ مجھے ملامت کیلئے کافی ہے۔ ملامت کرنے میں نہ تمہارے لئے بہتری ہے اور نہ میرے لئے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ملامت کا فائدہ کم ہے اور اپنے بھائی کو ملامت کرنا میری عادت نہیں ہے۔

كَقَوْلِهٖ (۱) سَادِسُهَا الدَّخِيْلُ وَهُوَ حَرْفٌ مُتَحَرِّكٌ بَعْدَ التَّاسِيْسِ، كَلَامِ سَالِمُ، اَلثَّالِثُ حَرَكَاتُهَا سِتٌّ: اَوَّلُهَا الْمَجْرٰى وَهُوَ حَرَكَۃُ الرَّوِيِّ الْمُطْلَقِ، ثَانِيْهَا النَّفَاذُ وَهُوَ حَرَكَۃُ هَاءِ الْوَصْلِ كَيُوَافِقُهَا، وَيُحْسِنُوْنَهُوْ وَنَعْلِهِيْ، ثَالِثُهَا الْحَذْوُ وَهُوَ حَرَكَۃُ مَا قَبْلَ الرِّدْفِ كَحَرَكَۃِ بَاءِ الْبَالِيْ وَشِيْنِ مَشِيْبِ وَحَاءِ سُرْحُوْبِ، رَابِعُهَا الْاِشْبَاعُ وَهُوَ حَرَكَۃُ الدَّخِيْلِ

پہلے شعر میں ”لَاَلِيَا“ قافیہ، ی روی اور لا کا الف، تاسیس کا ہے۔

یا ضمیر کا حصہ ہو۔ جیسے

(۱) فَاِنْ شِئْتُمَا اَلْقِحْتُمَا اَوْ نَتَجْتُمَا　　وَاِنْ شِئْتُمَا مِثْلًا بِمِثْلٍ كَمَا هُمَا[۱]

وَاِنْ كَانَ عَقْلًا فَاعْقِلَا لِاَخِيْكُمَا　　بَنَاتِ مَخَاضٍ وَالْفِصَالَ الْمُقَادِمَا

پہلے شعر میں ”مَاهُمَا“ قافیہ ”هُمَا“ کی میم روی اور ”هُمَا“ سے پہلے ”مَا“ کا الف تاسیس ہے۔ کامل ضمیر هُمَا ہے اس لئے روی ضمیر کا حصہ ہے۔

ششم دخیل: تاسیس کے بعد متحرک حرف جیسے ”سَالِمُ“ کا لام

تیسری قسم حرکات کے بیان میں ہے۔ اس کی چھ قسمیں ہیں۔

اول مجری: روی مطلق کی حرکت۔ روی مطلق وہ متحرک حرف ہے جس کے بعد الف ہو جیسے ”اَصَابَا“ یا واؤ ہو جیسے ”تَرَبُو“ یا یا ہو جیسے ”اَلْكَوَاكِبِيْ“

دوم نفاذ: ھاء وصل کی حرکت۔ جیسے ”يُوَافِقُهَا“، ”يُحْسِنُوْنَهُوْ“ اور ”نَعْلِهِيْ“ ان سب میں ھاء کا زبر، پیش اور زیر ہے۔

سوم حذو: ردف سے پہلے حرف کی حرکت جیسے ”اَلْبَالِيْ“ میں باء کی حرکت اور ”مَشِيْبِ“ میں شین کی حرکت اور ”سُرْحُوْبِ“ میں حاء کی حرکت۔

چہارم اشباع: دخیل کی حرکت جیسے ”سَالِمُ“ میں لام کا زیر اور ”اَلتَّدَافُعِ“

---

[۱] اگر تم دونوں چاہو تو دودھ والی اونٹنیاں لے لو یا حاملہ اونٹنیاں۔ اور اگر چاہو تو برابر سرابر معاملہ کر لو۔ اور اگر دیت چاہتے ہو تو اپنے بھائی کیلئے ایک سالہ اونٹنیاں اور بچے دیت میں لے لو۔

كَكَسْرَةِ لَامِ سَالِمٍ وَضَمَّةِ فَاءِ التَّدَافُعِ وَفَتْحَةِ وَاوِ تَطَاوُلِي. خَامِسُهَا الرَّسُّ وَهُوَ حَرَكَةُ مَاقَبْلَ التَّاسِيْسِ كَفَتْحَةِ سِيْنِ سَالِمٍ. سَادِسُهَا التَّوْجِيْهُ وَهُوَ حَرَكَةُ مَاقَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهٖ (۱) اَلرَّابِعُ اَنْوَاعُهَا تِسْعٌ سِتَّةٌ مُطْلَقَةٌ مُجَرَّدَةٌ مَوْصُوْلَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِهٖ (۲) وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهٖ (۳)

میں فاء کا پیش اور "تَطَاوُلِي" میں واؤ کا زبر"

پنجم رس:۔ تاسیس سے پہلے حرف کی حرکت جیسے سَالِمٍ میں سین کی حرکت

ششم توجیہ:۔ روی مقید سے پہلے کی حرکت جیسے

(۱) حَتّٰى اِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطْ جَاءُوْا بِمَذْقٍ هَلْ رَاَيْتَ الذِّئْبَ قَطْ[۱]

اس میں "ذِئْبَ قَطْ" قافیہ ہے۔ ط روی اور قاف کی حرکت توجیہ ہے۔

روی مقید سے مراد ساکن روی ہے۔

چوتھی قسم قافیہ کی انواع کے بیان میں ہے۔ اس کی نو قسمیں ہیں، ان میں سے چھ مطلق ہیں۔ مطلق سے مراد روی مطلق ہے۔

مجرد[۱] و حرف لین کے ساتھ موصول:۔ مجرد سے مراد تاسیس و ردف سے خالی جیسے اس شعر میں،

(۲) حَمِدْتُ اِلٰهِيْ بَعْدَ عُرْوَةَ اِذْ نَجَا خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ[۲]

اس میں "بَعْضِ" قافیہ ہے جو تاسیس اور ردف سے خالی ہے اور ضاد حرف کے ساتھ بھی موصول ہے

روی ھاء کے ساتھ موصول۔ جیسے

(۳) اَلَا فَتًى لَاقَى الْعُلٰى بِهِمَّةٍ[۳]

---

[۱] یہاں تک کہ جب اندھیرا چھا گیا اور پھیل گیا تو وہ میزبانی کے لئے پانی ملا ہوا دودھ لائے کیا تم نے کبھی بھیڑیے کو دیکھا ہے۔ (یعنی دودھ خالص و صاف نہیں تھا، بلکہ بھیڑیے کے رنگ کی مانند تھا)

[۲] میں نے (اپنے بھائی) عروہ (کی وفات) کے بعد اپنے خدا کی تعریف کی جبکہ (میرے بیٹے) خراش نے نجات پائی کیونکہ بعض تکلیفیں دوسری تکلیفوں سے ہلکی ہوتی ہیں۔

[۳] اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے لَيْسَ اَبُوْهُ بِابْنِ عَمِّ اُمِّهٖ۔ ترجمہ۔ کاش ایسا نوجوان ہو جو بلند مراتب کو اپنے حوصلہ سے پالے اور اس کا باپ اس کی ماں کا چچا زاد بھائی نہ ہو (یعنی دونوں میں پہلے سے رشتہ داری نہ ہو)

وَمَرْدُوْفَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِہٖ (۱) وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِہٖ (۲) وَمُؤَسَّسَةٌ مَوْصُوْلَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِہٖ (۳) وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِہٖ (۴)

اس میں "هَيَمَه" قافیہ ہے اور میم حرف روی ھاء کے ساتھ موصول ہے۔

قافیہ میں ردف ہو اور روی حرف لین کے ساتھ موصول ہو جیسے

(۱) اَلَا قَالَتْ بُثَيْنَةُ اِذْ رَاَتْنِيْ ۔ وَقَدْ لَا تَعْدَمُ الْحَسْنَاءُ ذَامَا[۱]

اس میں "ذَامَا" قافیہ، میم حرف روی اور اس سے پہلے "ذَا" کا الف ردف اور "ما" کا الف حرف لین ہے۔

ردف ہو اور روی ھاء کے ساتھ متصل ہو جیسے

(۲) عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا[۲]

اس میں "قَامُهَا" قافیہ، میم حرف روی قا کا الف ردف اور ھا روی سے متصل ہے۔

تاسیس ہو اور روی حرف لین سے متصل ہو۔ جیسے

(۳) كِلِيْنِيْ لِهَمٍّ يَا اُمَيْمَةَ نَاصِبِ ۔ وَلَيْلٍ اُقَاسِيْهِ بَطِيْءِ الْكَوَاكِبِ[۳]

اس میں "وَاكِبِ" قافیہ بار حرف روی حرف لین سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

تاسیس ہو اور روی ھاء سے متصل ہو۔ جیسے

(۴) فِيْ لَيْلَةٍ لَا نَرٰى بِهَا اَحَدًا ۔ يَحْكِيْ عَلَيْنَا اِلَّا كَوَاكِبُهَا[۴]

اس میں "وَاكِبُهَا" قافیہ۔ بار روی ھاء سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

---

[۱] اور بثینہ نے جب مجھے دیکھا تو کہا کہ بہت کم حسینائیں ہیں جو باتیں کسنے والے کو نہ پائیں (یعنی ہر ایک پر لوگ آوازیں کستے ہیں)۔

[۲] گھر اور ان کے مقامات تباہ ہو گئے۔

[۳] اے امیمہ مجھے ایسے غم کے لئے چھوڑ دے جو تھکانے والا ہے اور ایسی رات کے لئے جس کے ستارے سست ہیں یعنی رات لمبی ہے جسے میں برداشت کروں۔

[۴] ایسی رات میں کہ ہم کسی اور کو نہ دیکھیں اور ہمارے بارے میں ستاروں کے سوا کسی کو خبر نہ ہو۔

وَثَلَاثَةٌ مُقَيَّدَةٌ كَقَوْلِهِ (١) وَمَرْدُوْفَةٌ كَقَوْلِهِ (٢) وَمُؤَسَّسَةٌ كَقَوْلِهِ (٣) وَالْمُتَكَاوِسُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيْهِ أَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا كَقَوْلِهِ (٤) وَالْمُتَرَاكِبُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيْهَا ثَلَاثُ حَرَكَاتٍ بَيْنَهُمَا كَقَوْلِهِ (٥)

تین قسمیں روی مقید کی ہیں۔ ان میں سے پہلی مجرد مقید جیسے

(١) أَتَهْجُرُ غَانِيَةً أَمْ تُلِمْ　　أَمِ الْحَبْلُ وَاهٍ بِهَا مُنْجَذِمْ [1]

اس میں "مُنْجَذِمْ" قافیہ مقید ہے، میم روی ہے۔

دوسری قسم ردف کے ساتھ جیسے

(٢) كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ [2]

اس میں "وَالْ" قافیہ ہے، ل روی اور الف ردف ہے۔

تیسری قسم تاسیس کے ساتھ ہے۔ جیسے

(٣) وَغَرَرْتَنِيْ وَزَعَمْتَ أَنْ　　نَكَ لَابِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرْ [3]

اس میں "تَامِرْ" قافیہ، راء روی اور "تا" کا الف تاسیس ہے۔

قافیہ متکاوس: وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان چار حرکات لگاتار آئیں۔

(٤) قَدْ جَبَرَ الدِّيْنَ الْإِلٰهُ فَجَبَرْ [4]

اس میں "لٰهُ فَجَبَرْ" قافیہ ہے اور "لٰہ" کے الف و راء ساکنہ کے درمیان چار حرکات ہیں۔

قافیہ متراکب: وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان تین لگاتار حرکات ہوں جیسے

(٥) أَخُبُّ فِيْهَا وَأَضَعْ [5]

---

[1] کیا الطرح حسینہ چھوڑ دے گی یا قریب ہوگی یا اس سے کیے ہوئے وعدہ کی رسّی ٹوٹنے والی ہے۔
[2] پورا شعر مع ترجمہ بحر مدید میں گزر چکا ہے۔
[3] تو نے مجھے دھوکہ دیا اور تو نے یہ گمان کیا کہ تو گرمیوں میں دودھ دینے والا اور سردیوں میں کھجوریں دینے والا ہے (یعنی مالداری کا دھوکہ دے کر شادی کر لی)
[4] خدا نے دین کی اصلاح کی تو اصلاح ہو گئی۔
[5] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعْ۔ ترجمہ۔ کاش کہ میں اس وقت نوجوان ہوتا اور اس وقت دوڑتا اور تیز چلتا۔

وَالْمُتَدَارِكُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ (١)، وَالْمُتَوَاتِرُ كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا حَرَكَةٌ كَقَوْلِ الْخَنْسَاءِ (٢) وَالْمُتَرَادِفُ كُلُّ قَافِيَةٍ اجْتَمَعَ سَاكِنَاهَا كَقَوْلِهِ (٣)

تَنْبِيهٌ: اَلْوَتَدُ الْمَجْمُوْعُ إِذَا كَانَ اٰخِرَ جُزْءٍ جَازَ طَيُّهُ كَالْبَسِيطِ وَالرَّجَزِ

اس میں قافیہ "ھَادَا ضَعْ" ہے اور دو ساکنوں کے درمیان تین لگاتار حرکات ہیں۔

قافیہ متدارک:۔ وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان دو متحرک حروف لگاتار آئیں۔ جیسے

(۱) تَسَلَّتْ عَمَایَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الْهَوٰی وَلَیْسَ فُؤَادِیْ عَنْ هَوَاهَا بِمُنْسَلِیْ[۱]

اس میں "مُنْسَلِیْ" قافیہ اور نون ساکن و یا ساکنہ کے درمیان دو متحرک حرف ہیں۔

قافیہ متواتر:۔ وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان ایک حرکت ہو۔ جیسے خنساء شاعرہ کا قول۔

(۲) یُذَکِّرُنِیْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا وَاَذْکُرُہٗ بِکُلِّ مَغِیْبِ شَمْسٍ[۲]

اس میں "شَمْسٍ" قافیہ ہے اور میم ساکن و یا ساکنہ کے درمیان سین متحرک ہے۔

قافیہ مترادف:۔ وہ قافیہ جس میں دو ساکن جمع ہوں۔ جیسے

(۳) هٰذِهٖ دَارُهُمْ اَقْفَرَتْ اَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ[۳]

اس میں "هَا الدُّهُوْرْ" قافیہ ہے اور آخر میں واؤ اور راء دونوں ساکن ہیں۔

تنبیہ اگر بحر کا آخری جزء وتد مجموع ہو تو اس میں طی (یعنی چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے۔ جیسے بحر البسیط مجزوّ کا جزء (یعنی مستفعلن) اور بحر رجز کا جزء (یعنی مستفعلن) یا اس میں خزل (یعنی دوسرے متحرک حرف کو ساکن

---

[۱] لوگوں کی محبتیں زائل ہوگئیں جبکہ میری اس سے محبت زائل ہونے والی نہیں ہے۔

[۲] سورج کا طلوع مجھے صخر (بھائی) کی یاد دلاتا ہے اور جب بھی سورج ڈوبتا ہے تو میں اسے یاد کرتی ہوں۔ (یعنی روزانہ صبح و شام میں اسے یاد کرتی ہوں)۔

[۳] یہ ان کے گھر ہیں جو اجڑ گئے، یا وہ ایک پرانی کتاب (کی طرح) ہیں جن کو زمانہ نے مٹا دیا۔

اَوْخَزْلُهٗ كَالْكَامِلِ اَوْخَبْنُهٗ كَالرَّمَلِ وَالْخَفِيْفِ وَالْخَبَبِ جَازَ اِجْتِمَاعُ الْمُتَدَارِكِ وَالْمُتَرَاكِبِ اَوْخَبْلُهٗ كَالْبَسِيْطِ وَالرَّجَزِ اِجْتَمَعَ الْمُتَكَاوِسُ مَعَ الْاَوَّلَيْنِ، اَلْخَامِسُ عُيُوْبُهَا اَلْاِيْطَاءُ: اِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ لَفْظًا وَمَعْنًى كَقَوْلِهٖ (۱)

کرنا اور چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر کامل کا جز (یعنی متفاعلن) یا اس کا خبن (یعنی دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر رمل کا جز (یعنی فاعلاتن) اور بحر خفیف کا جز (یعنی فاعلاتن) اور بحر متدارک کا جز (یعنی فاعلن)۔ خبن کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ اس میں حذف بھی ہو یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف ساقط ہو۔ وتد مجموع میں مذکورہ تمام زحافات وعلل کے بعد ایک قصیدہ میں قافیہ متدارک اور متراکب کو جمع کرنا جائز ہے یعنی ضروری نہیں ہے کہ پورے قصیدہ میں ایک ہی قسم کا قافیہ ہو۔ یا وتد مجموع میں خبل (یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر بسیط میں اور بحر رجز کے جز (یعنی مستفعلن) میں۔ اس طرح اگر ہوا تو ایک قصیدہ میں قافیہ متکاوس پہلی دو قسم یعنی متدارک اور متراکب کے ساتھ جمع ہو جائے گا۔

پانچویں قسم قافیہ کے عیوب کے بیان میں ہے۔

الایطاء:۔ روی کے کلمہ کا لفظی اور معنوی اعتبار سے دوبارہ آنا یعنی لفظ اور معنیٰ میں فرق نہ ہو۔ جیسے

(۱) أَوَاضِعُ الْبَيْتِ فِيْ خَرْسَاءَ مُظْلِمَةٍ ... تُقَيِّدُ الْعَيْرَ لَا يَسْرِيْ بِهَا السَّارِيْ

لَا يَخْفِضُ الرِّزْقَ فِيْ أَرْضٍ أَلَمَّ بِهَا ... وَلَا يَضِلُّ عَلٰى مِصْبَاحِهِ السَّارِيْ

ان دونوں اشعار میں قافیہ "سَارِیْ" ہے اور دونوں جگہ ایک ہی معنیٰ ہے۔

لہ کیا ایسی سنسان بیابان زمین میں گھر بنانے والا ہے جو شدت گرمی کی وجہ سے گدھے کو بھی پابند کردیتی ہے اور کوئی چلنے والا نہیں چلتا۔ ایسی زمین میں رزق نہیں اترتا (یعنی پیداوار نہیں ہوتی) مگر اس زمین میں بادشاہ نے قیام کیا اور اس کے چراغ کی وجہ سے کوئی مسافر راستہ سے نہیں بھٹکتا۔

وَالتَّضْمِيْنُ: تَعْلِيْقُ الْبَيْتِ بِمَا بَعْدَهُ كَقَوْلِهٖ (١) وَالْاِقْوَاءُ: اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰى بِكَسْرٍ وَضَمٍّ كَقَوْلِهٖ (٢) وَالْاِصْرَافُ: اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰى بِفَتْحٍ وَغَيْرِهٖ فَمَعَ الضَّمِّ كَقَوْلِهٖ (٣)

تضمین: شعر اپنا معنیٰ دینے میں بعد والے شعر سے متعلق ہو، جیسے:

(۱) وَهُمْ وَرَدُوا الْجِفَارَ عَلٰى تَمِيْمٍ   وَهُمْ اَصْحَابُ يَوْمِ عُكَاظَ اِنِّيْ ؎۱
شَهِدْتُ لَهُمْ مَوَاطِنَ صَادِقَاتٍ   شَهِدْنَ لَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ مِنِّيْ

پہلے شعر کا قافیہ "اِنِّیْ" ہے اور وہ دوسرے شعر سے متعلق ہے۔

اقواء: دو شعروں کے مجریٰ میں زیر اور پیش کا اختلاف ہو، جیسے

(۲) لَا بَأْسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَّمِنْ قِصَرٍ   جِسْمُ الْبِغَالِ وَاَحْلَامُ الْعَصَافِيْرِ ؎۲
كَاَنَّهُمْ قَصَبٌ جُوْفٌ اَسَافِلُهٗ   مُثَقَّبٌ نَفَخَتْ فِيْهِ الْاَعَاصِيْرُ

پہلے شعر میں مجریٰ زیر اور دوسرے شعر میں پیش ہے۔

اصراف: مجریٰ میں زبر اور غیر زبر کا اختلاف ہو۔ مثلاً زبر اور پیش کا اختلاف

(۳) اَرَيْتَكَ اِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيٰى   اَتَمْنَعُنِيْ عَلٰى يَحْيَى الْبُكَاءَ ؎۳
فَفِيْ طَرْفِيْ عَلٰى يَحْيٰى سُهَادٌ   وَفِيْ قَلْبِيْ عَلٰى يَحْيَى الْبَلَاءُ

پہلے شعر میں مجریٰ زبر اور دوسرے میں پیش ہے۔

؎۱ اور وہ بنو اسد بنو تمیم کے چشمے جفار پر آئے (یعنی لوٹا) حالانکہ وہ بازار عکاظ والے ہیں اور میں خود ان کی سچی لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں اور میرے حسن ظن کی بھی ان لڑائیوں نے ان کے حق میں گواہی دی۔

؎۲ اس قوم پر زیادہ لمبا ہونے یا چھوٹے ہونے کا کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن ان کے جسم خچر کی طرح ہیں اور عقلیں چڑیوں کی عقل کی مانند ہیں گویا کہ وہ کھوکھلے بانس ہیں جن کے نیچے سوراخ ہے جس میں سے ہوائیں نکلتی ہیں۔

؎۳ مجھے بتاؤ اگر تم نے مجھے یحییٰ سے کلام کرنے سے منع کر دیا کیا تم مجھے یحییٰ پر رونے سے بھی روک دو گے میری آنکھیں یحییٰ کی وجہ سے بے خواب ہیں اور یحییٰ کی وجہ سے میرے دل میں مصیبت ہے (وہ مصیبت زدہ ہے)

وَالْفَتْحُ مَعَ الْكَسْرِ كَقَوْلِهِ (١) وَالْإِكْفَاءُ: اِخْتِلَافُ الرَّوِيِّ بِحُرُوْفٍ مُتَقَارِبَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ (٢) وَالْإِجَازَةُ اخْتِلَافُهُ بِحُرُوْفٍ مُتَبَاعِدَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ (٣)

زبر اور زیر کا اختلاف جیسے

(١) أَلَمْ تَرَنِي رَدَدْتُ عَلَى ابْنِ لَيْلَى مَنِيْحَتَهُ فَعَجَّلْتُ الْأَدَاءَ [١]
فَقُلْتُ لِشَاتِهِ لَمَّا أَتَتْنَا رَمَاكِ اللّٰهُ مِنْ شَاةٍ بِدَاءِ

پہلے شعر میں مجریٰ زبر اور دوسرے میں زیر ہے۔

اکفاءؔ:۔ روی کے حروف کا قریب المخرج میں مختلف ہونا یعنی دونوں حروف کا مخرج قریب قریب

(٢) بَنَاتُ وَطَّاءٍ عَلَى خَدِّ اللَّيْلِ (بحر سریع مشطور موقوف)
لَا يَشْتَكِيْنَ عَمَلًا مَا أَنْقَيْنَ [٢]
" " " "

پہلے شعر میں روی لؔ اور دوسرے میں نؔ ہے اور دونوں کا مخرج قریب قریب ہے
الاجازہ:۔ روی کے حروف کا بعید المخرج میں مختلف ہونا۔ جیسے

(٣) أَلَا هَلْ تَرَى إِنْ لَمْ تَكُنْ أُمُّ مَالِكٍ بِمِلْكِ يَدِي إِنَّ الْكِفَاءَ قَلِيْلُ [٣]
رَأَى مِنْ خَلِيْلَيْهِ جَفَاءً وَغِلْظَةً إِذَا قَامَ يَبْتَاعُ الْقَلُوْصَ ذَمِيْمُ

پہلے شعر میں روی لؔ اور دوسرے میں مؔ ہے اور دونوں کا مخرج ایک دوسرے سے بعید ہے۔

اشعار کے قافیوں میں روی سے پہلے حروف و حرکات کے اختلاف کو سناد کہتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

---

[١] تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں نے ابن لیلیٰ کو اس کا عطیہ واپس کر دیا اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی اور جب اس کی بکری آئی تو میں نے اس کے بارے میں کہا کہ اللہ تجھے یعنی بکری کو بیمار کرے۔

[٢] رات کے راستہ کو روندنے والوں کی لڑکیاں کسی بھی مشکل کام کا شکوہ نہیں کرتیں۔

[٣] کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمسری بہت کم ہے اگر ام مالک میرے قبضہ میں نہ ہو۔ اپنے دوست سے ظلم و سختی دیکھتا ہے جب نوجوان اونٹنی خریدتا ہے تو وہ واقعی قابل مذمت ہوتا ہے۔

وَ السِّنَادُ : اِخْتِلَافُ مَا يُرَاعیٰ قَبْلَ الرَّوِیِّ مِنَ الْحُرُوْفِ وَالْحَرَکَاتِ وَهُوَ خَمْسَةٌ : سِنَادُ الرِّدْفِ : وَهُوَ رِدْفُ اَحَدِ الْبَيْتَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ كَقَوْلِهٖ (۱) وَ سِنَادُ التَّاسِيْسِ : تَاسِيْسُ اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ كَقَوْلِهٖ (۲)، وَسِنَادُ الْاِشْبَاعِ : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ الدَّخِيْلِ كَقَوْلِهٖ (۳)

سنادالردف :- دو اشعار میں سے ایک میں ردف ہو دوسرے میں نہ ہو، جیسے

(۱) اِذَا كُنْتَ فِیْ حَاجَةٍ مُرْسِلًا ۔۔۔ فَاَرْسِلْ حَكِيْمًا وَلَا تُوْصِهٖ[۱]
وَاِنْ بَابُ اَمْرٍ عَلَيْكَ الْتَوٰى ۔۔۔ فَشَاوِرْ لَبِيْبًا وَلَا تَعْصِهٖ

پہلے شعر میں ردف ہے اور دوسرے میں نہیں ہے۔

سنادالتاسیس :- ایک شعر میں تاسیس ہو اور دوسرے میں نہ ہو، جیسے

(۲) يَا دَارَ مَيَّةَ اسْلَمِیْ ثُمَّ اسْلَمِیْ[۲] (بحر رجز مشطور)
فَخِنْدِفُ هَامَةُ هٰذَا الْعَالَمِ[۳] " " "

پہلے شعر میں تاسیس نہیں ہے جبکہ دوسرے شعر میں ہے۔

سنادالاشباع :- دو اشعار کے دخیل کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۳) وَهُمْ طَرَدُوْا مِنْهَا بَلِيًّا فَاَصْبَحَتْ ۔۔۔ بَلِیٌّ بِوَادٍ مِنْ تِهَامَةَ غَائِرٍ[۴]
وَهُمْ مَنَعُوْهَا مِنْ قُضَاعَةَ كُلِّهَا ۔۔۔ وَمِنْ مُضَرَ الْحَمْرَاءِ عِنْدَ التَّغَاوُرِ

پہلے شعر میں دخیل کی حرکت زیر اور دوسرے میں پیش ہے۔

---

[۱] جب تم کسی ضرورت سے کسی کو بھیجو تو دانا اور سمجھدار کو بھیجو اور اسے وصیت نہ کرو اگر کوئی بات الجھ جائے تو ماہر عقل مند سے مشورہ کرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو۔

[۲] اے میّہ محبوبہ کے گھر سلامتی پھر سلامتی کے ساتھ رہ۔

[۳] پس شریف عورت اس دنیا کی کھوپڑی ہے یعنی عظیم ہے۔

[۴] اور انہوں نے بلّی قبیلہ کو وہاں سے دھتکار دیا تو قبیلہ بلّی تہامہ کی نشیبی وادی میں ہوگیا۔ اور انہوں نے اس باغ سے تمام قضاعہ کو منع کیا اور لوٹ ڈالتے وقت مضر حرار سے روک دیا۔

وَسِنَادُ الْحَذْوِ: اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرِّدْفِ كَقَوْلِهٖ (۱) وَسِنَادُ التَّوْجِيْهِ: اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهٖ (۲) وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَوْرَدْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْمُؤَلَّفِ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

سنادُ الحذو: ۔ ردف سے پہلے کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۱) لَقَدْ اَلِجُ الْخِبَاءَ عَلٰى جَوَارٍ كَاَنَّ عُيُوْنَهُنَّ عُيُوْنُ عِيْنٍ [۱]

كَاَنِّيْ بَيْنَ خَافِيَتَيْ عُقَابٍ تُرِيْدُ حَمَامَةً فِيْ يَوْمِ غَيْنٍ

پہلے شعر میں ردف سے پہلے زیر اور دوسرے شعر میں ردف سے پہلے زبر ہے۔

سنادُ التوجیہ: ۔ روی مقید سے پہلے حرف کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۲) وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِي الْمُخْتَرَقْ [۲]

(۳) اَلَّفَ شَتّٰى لَيْسَ بِالرَّاعِي الْحَمِقْ [۳]

(۴) شَتّٰى اٰيَةٌ عَنْهَا شَذَى الرَّبْعِ السُّحُقْ [۴]

پہلے شعر میں روی مقید سے پہلے زبر اور دوسرے میں زیر اور تیسرے میں پیش ہے۔

اس رسالہ میں جو ہم نے بیان کیا یہ اس کا آخر ہے۔ درود و سلام ہو محمدؐ اور انکے اصحاب پر۔

---

[۱] بلاشبہ میں جوان عورتوں (کے پاس) خیمے میں داخل ہوا گویا کہ اُن کی آنکھیں نیل گائے کی آنکھوں کی طرح کالی ہیں گویا کہ میں عقاب پرندہ کے دو پروں کے درمیان میں ہوں جو ابر آلود دن میں کبوتر (پر حملہ) کا ارادہ کرے۔

[۲] بہت سے مقامات ایسے ہیں جن کے اطراف غبار آلود ہیں اور راستے پھٹے ہوئے ہیں۔ اس شعر کا اگلا مصرعہ یہ ہے مُشْتَبِهِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْ (یعنی ان کے نشانات مشتبہ اور مٹے ہوئے ہیں، اور ان کی زمین سراب کی وجہ سے چمکتی اور لہراتی رہتی ہے) یہ شعر اور اگلا مصرعہ رؤبہ شاعر کے ہیں۔

[۳] اس نے متفرق اور پراگندہ اشیاء (یا گدھوں) کو جمع کر کے منظم کر لیا، وہ احمق راعی (رکھوالا) نہیں ہے۔

[۴] وہ اس سے بعید جگہ کی تکلیف کو دُور کرتی ہے۔

تہذیب العقائد

اُردو ترجمہ و شرح

عقائدِ نسفی

عقائد اسلامیہ پر حاوی یہ کتاب عقائد نسفی کا ترجمہ ہی
نہیں بلکہ اس کی بسیط شرح اور اس ضمن میں تمام ضروری مباحث
اور تاریخی امور پر مشتمل ہے اس میں جا بجا مذاہب باطلہ کا
رد بھی کیا گیا ہے معلومات خیز اور قابل مطالعہ کتاب ہے،

ناشر

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی ۱